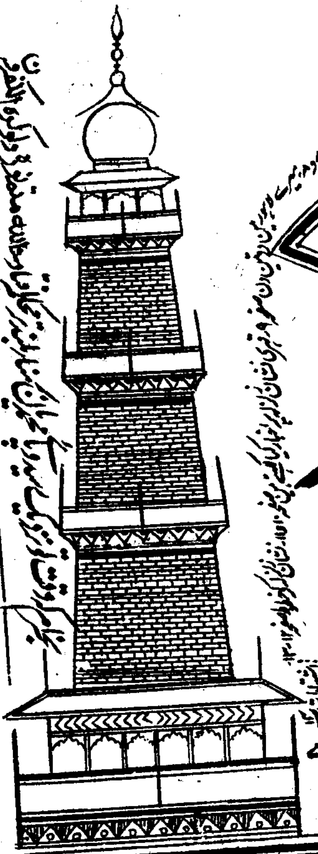
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اِنّہ آوی القریۃ

الحکم

چہ گویم باتو گرائی چادر قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ (۱) عوام سے صر (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان بلہ سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ہیے ۱۲/ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عا ۱۲/

نمبر ۱۴ | دارالامان قادیان مورخہ ۲۴- اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۸ صفر ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰحضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے جمیع متعلقین بزرگان ملت خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور باغ ہی میں موجود ہیں۔ ۲۔ دارالامان میں اس ہفتے تعلیم الاسلام کالج کی امتحان ایف اے میں شریک ہونیوالے طالبعلموں میں سے تین کامیاب ہوکر جو بہت نتیجہ ہے الحمد للہ علی ذالک
۳۔ لاہور۔ جموں۔ انبالہ۔ پور ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ منتوارہ ضلع لودہانہ۔ گوالیار اور مظفرنگر وغیرہ سے دوال کی حصول زیارت کیلئے احباب تشریف لائے۔ اور مظفرنگر کی جماعت داخل بیعت ہوئی۔
۴۔ اس ہفتہ کے تازہ الہامات یہ ہیں۔
۱۸- اپریل ۱۹۰۶ء۔ دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں اور ایک بیچ درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اسکے بعد میں نے باواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اسکے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہیں اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اسطرح اڑ رہی ہے جسطرح روئی دہنی جاتی ہے اسکے بعد یہ وحی نازل ہوئی ہے سہرہ پر تمہارا وہ جو ہے مولا کریم۔

اطلاع

میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما سے الندا من وحی السماء کے عنوان سے شایع ہونے والا اشتہار چھپوا کر شایع کرنے کیلئے ۱۹- اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو چلا گیا تھا۔ لاہور جاکر مجھے اخبار کے ایڈٹ کرنے کی فرصت بالکل نہیں مل سکی ایک دن کچھ تھوڑا سا وقت ملا تھا جسمیں لاہور میں میرے دو تین دن والا مضمون لکھنا شروع کیا تھا ۲۴ کو بعد دوپہر میں واپس آیا تو جمع شدہ ڈاک کا ایک پشتارہ ملا جسکو ابھی تک میں پڑھ بھی نہیں سکا۔ بعض خطوط کی تعمیل تو دفتر سے ہوگئی لیکن جن خطوط کا جواب میری ذات یا ہدایت دینے پر منحصر تھا انکا جواب نہیں دیا گیا اسلئے میں اپنے ناظرین کی خدمت میں ادب سے التماس کرتا ہوں کہ جن احباب کے خطوط کے جواب ابھی نہیں دیئے گئے وہ مجھے معذور سمجھیں اور یہی وجہ اخبار کے بدیر شایع ہونے کی بھی ہے۔ ایڈیٹر

مذہبی استفسارات کا سلسلہ بہت وسیع ہو چلا ہے اور مفید بھی بہت ثابت ہوا ہے اسلئے آیندہ کیلئے یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اخبار کے ذریعہ جو جوابات شایع ہوں گے وہ نمبروار اور ترتیب وصولی استفسارات پر شایع ہوں گے اگر کوئی صاحب جلد جواب لینا چاہیں تو وہ اپنے استفسار کے ساتھ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیا کریں۔ ایڈیٹر

برادرم بابو محمد افضل مرحوم

بعض اخبارات نے جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت شدید بغض اور عناد ہے برادرم بابو محمد افضل صاحب مرحوم کی رحلت پر نہایت بیہودہ بکواس کی ہے جس سے بعض احمدی احباب کو مجھسے استفسار کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے میں ان اخبارات پر تو کیا افسوس کروں کیونکہ وہ تو

نیش عقرب نہ از پے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

کے مصداق ہیں لیکن مجھے اپنے ان احمدی بھائیوں پر افسوس ہے جنہوں نے مرحوم و مغفور افضل کی وفات کے متعلق ان اخبارات کی بنا پر استفسار کرنے شروع کر دیئے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ اور رنجیدہ خبریں شایع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں پھر وہ کیوں انکی باتوں پر اعتبار کرتے ہیں یہ نقص اور خرابی کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ کثرت کے ساتھ احمدی احباب اپنے اخبارات کو نہیں پڑھتے جن کے ذریعہ انہیں دارالامان کے صحیح واقعات پہنچائے جاتے ہیں اگر وہ اپنے اخبار پڑھیں تو ایسے وسوسے ان کے دل میں خلل انداز نہ ہوں۔ یاد رکھو یہ ضروری بات ہے کہ ان وسوسوں سے رہائی پانے کیلئے اخبارات کو پڑھیں میں بابو محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کی خبر لکھ چکا ہوں یہ محض جھوٹ اور افترا ہے کہ اس مرحوم کی مرض الموت میں کوئی پاس نہ تھا اور "وہ پانی پانی کرتا مرگیا" مرحوم کے آخیر دم تک متعلقین نے اور دوسرے احمدیوں نے جہانتک جس سے ممکن ہو سکا پوری خبرگیری کی۔ اور اس نے نہایت اطمینان اور صبر کے ساتھ اپنی جان خدا تعالیٰ کو سونپی۔ اخیر وقت تک وہ نہایت صفائی کے ساتھ حضرت حجۃ اللہ کی مسیحیت و مہدویت پر ایمان رکھتا تھا۔ یہ بھی محض افترا ہے کہ تین دن تک مرحوم کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اسی دن مرحوم قبل از عشاء دفن ہوا اور بعد عشاء سب احمدیوں نے مرحوم کا جنازہ مسجد مبارک میں پڑھا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ مرحوم طاعون سے شہید ہوا اور اسپر اعتراض کرنا سلیم الفطرت کا کام نہیں۔

بعض مختصر استفسار اور انکے جواب

۱- (کریم بخش از مکندپور) قربانی جس کا ذکر الحکم میں ہے کسطرح دینی چاہیئے۔

جواب۔ یہ قربانی بطور صدقہ کے ہر ایک شخص جو مقدرت اور استطاعت رکھتا ہے لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی کو مد نظر رکھکر بکرا۔ بکری یا بھیڑی ذبح کرکے اسکا گوشت مساکین میں تقسیم کرکے چمڑا فروخت کرکے تعلیم الاسلام سکول قادیان کے مساکین فنڈ میں قیمت بھیجدے

۲- اگر ایک احمدی امام ہو اور مقتدی غیر احمدی ہوں تو کیا وہ فجر یا مغرب کی نماز میں با آواز بلند دعا مانگے یا نہ مانگے

جواب۔ فجر یا مغرب کی نماز میں باواز بلند دعا مانگنا فرض تو ہے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی التزام ثابت نہیں اور یہاں بھی التزاماً ایسا نہیں کیا جاتا گو کثرت کے ساتھ دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

تاہم اگر کوئی احمدی امام مقتدیوں کے تنفر کے خیال سے دعا سے رکتا ہے تو یہ اسکی کمزوری ہے مومن اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھتا ہے + دعا کا مانگنا اور باواز بلند مانگنا یہ سچے جوش اور تحریک قلب پر موقوف ہے جب ایسا جوش پیدا ہوا اور دل بے اختیار

نوٹ۔ بعض مضامین میری غیر حاضری کی وجہ سے درج نہیں ہو سکے۔ ایڈیٹر

[illegible] کی تقریر [illegible] پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے [illegible] کچھ بھی نہیں کرسکتا جب [illegible] کیطرف انسان کھینچا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ میں [illegible] ہوجاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اس [illegible] انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

انسانی کمزوری کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں ہے وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہانتک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا بلکہ بعض کو ایک مرض لگتی ہے کہ انسان چھینک کے ساتھ ہی ہلاک ہوجاتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

خلق الانسان ضعیفا

اس کا اپنا تو کچھ بھی نہیں سر سے پاؤں تک اتنے اعضا نہیں جسقدر امراض اس کو لاحق ہوتے ہیں پھر جب وہ اسقدر کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے تو اس کے لئے امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بنے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ **صدق** کو اختیار کرے جسمانی نظام کی کل بھی **صدق** ہی ہے جو شخص صدق کو چھوڑتے ہیں اور خیانت کرکے جرائم کو پناہ میں لانے والی سپر کذب کو خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ آنی اور عارضی طور پر شاید کوئی فائدہ انسان سمجھے لیکن فی الحقیقت کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہوجاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ بولنے کے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے پس اسیطرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قوی زائل ہوجاتے ہیں اور پھر اسے یہانتک جرأت اور دلیری ہوجاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کرلیتا اور خدا کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کردیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ **اظلم** ٹھہرتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ

یعنی اس شخص سے [illegible] ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے

یقیناً [illegible] کہ یہ جھوٹ بہت ہی [illegible] انسان کو ہلاک [illegible] جھوٹ کا نتیجہ [illegible] اختلاف [illegible] ہوگا کہ انسان خدا پر افترا کرنے لگے اور اس کی آیات کی تکذیب کرکے سزا کا مستحق ہوجاتا ہے۔ پس **صدق** اختیار کرو۔

سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلے تو انکی والدہ صاحبہ نے ان کے حصہ کی اسی اشرفیاں انکی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ نہ بولنا۔ سید عبد القادر جب رخصت ہوئے تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے انکا گذر ہوا جہاں چوروں اور قزاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا چوروں کا ایک گروہ انکو ملا۔ انہوں نے انکو پکڑ کر پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان پیش آیا۔ والدہ کی آخری نصیحت پر غور کی اور کہا کہ میرے پاس اسی اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے نیچے میری والدہ نے سی دی ہیں۔ وہ چور یہ سن کر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے ایسا راستباز ہم نے کبھی نہیں دیکھا وہ انہیں پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ اس نے جب سوال کیا تب پھر سید عبد القادر جیلانی نے وہی جواب دیا۔ آخر جب ان کے پیراہن کے اس حصہ کو پھاڑ کر دیکھا گیا تو واقعی اس میں اسی اشرفیاں تھیں۔ ان سب کو حیرانی ہوئی اور اس سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اسپر سید عبد القادر جیلانی نے اپنی والدہ کی نصیحت کا ذکر کیا اور کہا کہ میں طلب دین کیلئے چلا ہوں اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو دین کیا حاصل کرتا اسلئے میں نے سچ کو نہیں چھوڑا۔ جب انہوں نے یہ بیان کیا تو وہ سردار چیخیں مار کر رو پڑا اور آپ کے قدموں پر گر گیا اور اپنے گناہوں سے توبہ کی کہتے ہیں کہ پہلا مرید آپ کا وہی ہوا تھا۔ غرض **صدق** ایسی شے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل اوقات میں بھی نجات دیتا ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے کہ کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

پس جسقدر انسان صدق کو اختیار کرتا ہے اور صدق سے محبت کرتا ہے اسیقدر اس کے دل میں خدا کے کلام اور نبیوں کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمے ہوتے ہیں۔ گویا **اسمع الصادقین** کا ارشاد اسی اصول پر ہے۔

مختصر یہ کہ دوسرا کمال **انعمت علیہم** میں صدیقوں کا کمال ہے۔ اس کمال کے حاصل ہونے پر قرآن شریف کے حقایق اور معارف کھلتے ہیں۔ لیکن یہ فضل اور فیض بھی الٰہی تائید سے آتا ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے بغیر ایک انگلی کا ہلانا بھی مشکل ہے۔ ہاں یہ انسان کا فرض ہے کہ **سعی** اور مجاہدہ کرے جہانتک اس سے ممکن ہے اور اسکی توفیق بھی خدا تعالیٰ ہی سے چاہے۔ کبھی اس سے مایوس نہو کیونکہ مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خود بھی فرمایا۔

لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر ناامید ہوتے ہیں۔ ناامیدی بہت ہی بری چیز ہے اصل میں ناامید وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع کیا ہے اور فرمایا

ان بعض الظن اثم

اگر مولوی ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ آکر ہماری باتیں سنتے ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہکر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو وہ الزام جو ہم پر لگاتے ہیں نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اسپر کاربند نہوئے تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی اور جھوٹے الزام اور اتہام لگانے شروع کردیئے۔ یہانتک کہ بعض نے بڑی بیباکی سے لکھدیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے۔ انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان **بدظنی** سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس **معصیت** اور اس کے برے نتیجے سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اطلاع ضروری

(۱) جن صاحبان کے ذمہ بقایا سابقہ یا سال رواں کا چندہ باقی ہے اگر وہ اطلاع اس امر کی دینگے کہ فلاں وقت انسے قیمت وصول کیجاوے تو کارخانہ کو اختیار ہے کہ جب چاہے انسے بذریعہ وی پی کی قیمت وصول کرے۔ پھر بھی اگر انکار کریں تو انسے ہرجانہ وی پی لیا جاویگا۔ اسلئے مطبع کیطرف سے وی پی ارسال ہورہے ہیں جس صاحب کو حساب میں شبہ ہو۔ وی پی بمد امانت لکھکر بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرسکتا ہے

۲۔ بارہا الحکم کے ذریعہ اپنے ناظرین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ خط وکتابت میں جو اخبار کے متعلق ہو اپنی خریداری کا نمبر ضرور لکھدیا کریں مگر اکثر اسکی پروا نہیں کرتے۔ اسلئے آئندہ کیلئے ضرور یاد رکھیں کہ جس خریدار کے خط پر نمبر رجسٹر خریداری درج نہوگا مطبع اسکی تعمیل کرنے پر مجبور نہوگا۔ لہٰذا السلام تمہید ایجاد [illegible]

منیجر الحکم

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

کیونکہ اس تنگ اور منقبض اور مکدر عالم کو جو روپوش اسباب ہو کر ایک ناقص حالت مین پڑا ہے انکی ظہور کی برداشت نہین بلکہ اس عالم پر ابتلا اور آزمایش غالب ہے اور اسکی راحت اور رنج دونون ناپایدار اور ناقص ہین اور نیز اس عالم مین جو کچھ انسان پر وارد ہوتا ہے وہ زیر پردہ اسباب ہے جس سے مالک الجزا کا چہرہ محجوب اور مکتوم ہو رہا ہے اسلئے یہ خالص اور کامل اور منکشف طور پر یوم الدین یعنے یوم الجزا وہ عالم ہوگا کہ جو اس عالم کے ختم ہونیکے بعد آویگا اور وہی عالم تجلیات عظمے کا مظہر اور جلال اور جمال کے پوری ظہور کی جگہہ ہے اور چونکہ یہ عالم دنیوی اپنی اصل وضع کے روسے دار الجزا نہین بلکہ دار الابتلا ہے اس لئے جو کچھ عسر و یسر و راحت و تکلیف اور غم اور خوشی اس عالم مین لوگون پر وارد ہوتی ہے اس کو خدا تعالی کے لطف یا قہر پر دلالت قطعی نہین مثلاً کسی کا دولتمند ہو جانا اس بات پر دلالت قطعی نہین کرتا کہ خدا تعالی اس پر خوش ہے اور نہ کسیکا مفلس اور نادار ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالی اس پر ناراض ہے بلکہ یہ دونون طور کے ابتلا ہین تا دولتمند کو اسکی دولت مین اور مفلس کو اسکی مفلسی مین جانچا جائے۔ یہ چار صداقتین ہین جنکا قرآن شریف مین مفصل بیان موجود ہے اور قرآن شریف کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ ان صداقتون کی تفصیل مین آیات قرآنی ایک دریا کیطرح بہتی ہوئی چلی جاتی ہین اور اگر ہم اس جگہہ مفصل طور پر ان تمام آیات کو لکہتے تو بہت سے اجزا کتاب کے اسمین خرچ ہو جاتے سو ہم نے اس لحاظ سے کہ انشاء اللہ عنقریب براہین قرآن کے موقعہ پر وہ تمام آیات بتفصیل لکہے جائینگے ان تمہیدی مباحث مین صرف سورۃ فاتحہ کے قل و دل کلمات پر کفایت کی۔

اب بعد اس کے ہم بیان کرنا چاہتے ہین کہ یہ چارون صداقتین کہ جو بین الثبوت اور بدیہی الصدق ہین ایسے بے نظیر اور اعلے درجہ کے ہین کہ یہ بات دلایل قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور فرمانے کے وقت یہ چارون صداقتین دنیا سے گم ہو چکی تہین اور کوئی قوم پردہ زمین پر ایسی موجود نہین تہی کہ جو بغیر آمیزش افراط یا تفریط کے ان صداقتون کی پابند ہو پہر جب قرآن شریف نازل ہوا تو اس کلام مقدس نے نئے سرے ان گمشدہ صداقتون کو ذلت اور گمنامی سے باہر نکالا اور گمراہون کو ان کے حقانی وجود سے اطلاع دی اور دنیا مین انکو پہیلایا اور ایک عالم کو انکی نور سے منور کیا لیکن اس بات کے ثبوت کیلئے کہ کیونکہ تمام قومین ان صداقتون سے بیخبر اور ناواقف محض تہین یہی ایک کافی دلیل ہے کہ اب بہی دنیا مین کوئی قوم بجز دین حق اسلام کی ٹہیک ٹہیک اور کامل طور پر ان صداقتون پر قایم نہین اور جو شخص کسی ایسی قوم کے وجود کا دعوے کرے تو بار ثبوت اسی کے ذمہ ہے ماسوا اسکے قرآنی شہادت کہ جو ہر ایک دوست و دشمن مین شایع ہونے کی وجہ سے ہر یک مخاصم پر حجت ہے اثبات کیلئے ثبوت کافی ہے اور وہ شہادتین جا بجا فرقان مجید مین بکثرت موجود ہین۔ اور خود کسی تاریخ دان اور واقف حقیقت کو اس سے بیخبری نہین ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت تک ہریک قوم کی ضلالت اور گمراہی کمال کے درجہ تک پہنچ چکی تہی اور کسی صداقت پر کامل طور پر ان کا قیام نہین رہا تہا چنانچہ اگر اول یہودیون ہی کے حال پر نظر کرین تو ظاہر ہوگا کہ ان کو خدا تعالی کی ربوبیت تامہ مین بہت سے شک اور شبہات پیدا ہو گئے تہے اور انہون نے ایک ذات رب العلمین پر کفایت نہ کرکے صدہا ارباب متفرقہ اپنے لئے بنا رکہے تہے یعنے مخلوق پرستی اور دیوتا پرستی کا بغایت درجہ انمین بازار گرم تہا جیسا کہ خود اللہ تعالے نے ان کا یہ حال قرآن شریف مین بیان کرکے فرمایا ہے۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله۔ یعنے یہودیون نے اپنے مولویون اور درویشون کو کہ جو مخلوق اور غیر خدا ہین اپنے رب اور قاضی الحاجات ٹہرا رکہے ہین اور نیز اکثر دنکا یہودیون مین سے بعض نیچریون کیطرح اعتقاد ہو گیا تہا کہ انتظام دنیا کا قوانین منضبطہ متعینہ پر چل رہا ہے اور اس قانون مین مختارانہ تصرف کرنیسے خدا تعالی قاصر اور عاجز ہے گویا اس کے دونون ہاتہ بندہے ہوئے ہین نہ اس قاعدہ کے برخلاف کچہہ ایجاد کر سکتا ہے اور نہ فنا کر سکتا ہے بلکہ جب سے کہ اس نے اس عالم کا ایک خاص طور پر شیرازہ باندہکر اس کی پیدایش سے فراغت پائی ہے تب سے یہ کل اپنے ہی پرزون کی صلاحیت کیوجہ سے خود بخود چل رہی ہے اور رب العلمین کسی قسم کا تصرف اور دخل اس کل کے چلنے مین نہین رکہتا اور نہ اوسکو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق اور اپنی خوشنودی یا ناخوشنودی کے روسے اپنی ربوبیت کو بہ تفاوت مراتب ظاہر کرے یا اپنے ارادہ خاص سے کسی طور کا تغیر اور تبدل کرے بلکہ یہودی لوگ خدا تعالی کو جسمانی اور مجسم قرار دیکر عالم جسمانی کیطرح اور اس کا ایک جزو سمجہتے ہین اور انکی نظر ناقص مین یہ سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتین کہ جو مخلوق پر جایز ہین وہ خدا پر بہی جایز ہین اور اسکو من کل الوجوہ منزہ خیال نہین کرتے اور انکی توریت مین جو محرف اور مبدل ہے خدا تعالی کی نسبت کئی طرح کی بے ادبیان پائی جاتی ہین چنانچہ پیدایش کے ۳۲ باب مین لکہا ہے کہ خدا تعالی یعقوب سے تمام رات کشتی لڑا کیا اور اس پر غالب نہ ہوا اسیطرح برخلاف اس اصول کے کہ خدا تعالے ہریک ما فی العالم کا رب ہے بعض مردون کو انہون نے خدا کے بیٹے قرار دے رکہا ہے اور کسی جگہ عورتون کو خدا کی بیٹیان لکہا گیا ہے اور کسی جگہ بیبل مین یہ بہی فرما دیا ہے کہ تم سب خدا ہی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ عیسائیون نے معلوم کیا کہ بائیبل کی تعلیم بہت سے لوگون کو خدا کے بیٹے اور خدا کی بیٹیان بلکہ خدا ہی بناتی ہے تو انہون نے کہا کہ آؤ ہم بہی اپنے ابن مریم کو انہین مین داخل کرین تا وہ دوسرے بیٹون سے کم نہ رہجائے اسی جہت سے خدا تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ عیسائیون نے ابن مریم کو ابن اللہ بنا کر کوئی نئی بات نہین نکالی بلکہ پہلے بے ایمانون اور مشرکون کے قدم پر قدم مارا ہے غرض حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیونکی یہ حالت تہی کہ مخلوق پرستی بدرجہ غایت انمین غالب آگئی تہی اور عقاید حقہ سے بہت دور جا پڑی تہی یہان تک کہ بعض انکے ہندؤن کیطرح تناسخ کے بہی قایل تہے اور بعض جزا سزا کے قطعاً منکر تہے اور بعض مجازات کو صرف دنیا مین محصور سمجہتے تہے اور قیامت کے قایل نہ تہے اور بعض یونانیون کے نقش قدم پر چلکر مادہ اور روحون کو قدیم اور غیر مخلوق خیال کرتے تہے اور بعض دہریون کیطرح روح کو فانی سمجہتے تہے اور بعض کا فلسفیون کیطرح یہ مذہب تہا کہ خدا تعالے رب العالمین اور مدبر بالارادہ نہین ہے غرض مجذوم کے بدن کیطرح تمام خیالات ان کے فاسد ہو گئے تہے اور خدا تعالی کی صفات کاملہ ربوبیت و رحمانیت و رحیمیت اور مالک یوم الدین ہونے پر اعتقاد نہین رکہتے تہے۔ نہ ان صفتون کو اسکی ذات سے مخصوص سمجہتے تہے اور نہ ان صفتونکا کامل طور پر خدا تعالے مین پایا جانا یقین رکہتے تہے بلکہ بہت سی بدگمانیان اور بے ایمانیان اور آلودگیان ان کے اعتقادون مین بہر گئی تہین اور توریت کی تعلیم کو انہون نے نہایت بدشکل چیز کیطرح بنا کر شرک اور بدی کی بدبو کو پہیلانا شروع کر رکہا تہا۔ پس وہ لوگ خدا تعالی کو جسمانی اور جسم قرار دینے مین اور اسکی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ صفات کو معطل جاننے مین اور ان صفتون مین دوسری چیزون کو شریک گرداننے مین اکثر مشرکین کے پیشرو اور سابقین اولین مین سے ہین۔

یہ تو یہودیون کا حال ہوا مگر افسوس کہ عیسائیون نے تہوڑے ہی دنون مین انسے بدتر اپنا حال بنا لیا اور مذکورہ بالا صداقتون مین سے کسی صداقت پر قایم نہ رہے اور جو خدا کی صفات کاملہ تہی وہ سب ابن مریم کو عطا کر دی اور ان کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالے جمیع ما فی العالم کا رب نہین ہے بلکہ مسیح اسکی ربوبیت سے باہر ہے بلکہ مسیح آپ ہی رب ہے اور جو کچہہ عالم مین پیدا ہوا وہ بزعم باطل ان کے بطور قاعدہ کلیہ مخلوق اور حادث نہین بلکہ ابن مریم عالم کے اندر حدوث پاکر اور صحیح مخلوق ہوکر پہر غیر مخلوق اور خدا کے برابر بلکہ آپ ہی خدا ہے اور اسکی عجیبات مین ایک ایسا اعجوبہ ہے کہ باوجود حادث ہونے کے قدیم ہے اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے ایک واجب الوجود کے ماتحت اور اوسکا محکوم ہے مگر پہر بہی آپ ہی واجب الوجود اور آزاد مطلق اور کسی کا ماتحت نہین اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے عاجز اور ناتوان ہے مگر پہر بہی عیسائیون کی بنا بر زعم مین قادر مطلق ہے اور عاجز نہین۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے امور غیبیہ کے بارہ مین نادان محض ہے یہانتک کہ قیامت کی بہی خبر نہین کہ کب آئیگی مگر پہر بہی نصرانیون کے خوش عقیدہ کے روسے عالم الغیب ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے اور نیز صحف انبیاء کی گواہی سے ایک مسکین بندہ ہے مگر پہر بہی حضرات مسیحیون کی نظر مین خدا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے نیک اور بیگناہ نہین ہے مگر پہر بہی عیسائیون کے خیال مین نیک اور بیگناہ ہے غرض عیسائی قوم بہی ایک عجیب قوم ہے جنہون نے ضدین کو

جمع کر دکھایا اور تناقض کو جائز سمجھ لیا اور ان لوگوں کے اعتقاد کے قائم ہونے سے مسیح کا دروغ گو ہونا لازم آیا مگر انہوں نے اپنے اعتقاد کو نہ چھوڑا ایک ذلیل اور عاجز اور ناچیز بندہ کو رب العالمین قرار دیا اور رب العالمین پر ہر طرح کی ذلت اور موت اور درد اور دکھ اور تجسم اور حلول اور تغیر اور تبدل اور حدوث اور تولد کو روا رکھا ہے نادانوں نے خدا کو بھی ایک کھیل بنا لیا ہے عیسائیوں پر کیا حصر ہے ان سے پہلے کئی عاجز بندے خدا قرار دیئے گئے مین کوئی کہتا ہے رام چندر خدا ہے کوئی کہتا ہے نہین کرشن کی خدائی اُس سے فوق تر ہے اسیطرح کوئی بدھ کو کوئی کسیکو خدا ٹھہراتا ہے ایسا ہی آخری زمانہ کے ان سادہ لوحوں نے بھی پہلے مشرکوں کی ریس کر کے ابن مریم کو بھی خدا اور خدا کا فرزند ٹھہرا لیا غرض عیسائی لوگ نہ خدائے حقیقی کو رب العالمین سمجھتے مین نہ اُسے رحمان اور رحیم خیال کرتے مین اور نہ جزا سزا اس کے ہاتھ مین یقین رکھتے مین بلکہ ان کے گمان مین حقیقی خدا کے وجود سے زمین اور آسمان خالی پڑا ہوا ہے اور جو کچھ ہے ابن مریم ہی ہے اگر رب ہے تو وہی ہے اگر رحیم ہے تو وہی ہے اگر مالک یوم الدین ہے تو وہی ہے ایسا ہی عام ہندو اور آریا بھی ان صداقتون سے منحرف مین کیونکہ انہین سے جو آریہ مین وہ تو خدا تعالیٰ کو خالق ہی نہین سمجھتے اور اپنی روحون کا رب اسکو قرار نہین دیتے اور جو ان مین سے بت پرست مین وہ صفت ربوبیت کو اُس رب العالمین سے خاص نہین سمجھتے اور تینتیس کروڑ دیوتا ربوبیت کے کاروبار مین خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے مین اور ان سے مرادین مانگتے مین اور یہ ہر دو فریق خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے بھی انکاری مین اور یہ اپنے وید کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے مین کہ رحمانیت کی صفت ہرگز خدا تعالیٰ مین نہین پائی جاتی اور جو کچھ دنیا کیلئے خدا نے بنایا ہے یہ خود دنیا کے نیک عملون کی وجہ سے خدا کو بنانا پڑا اور نہ پرمیشر خود اپنے ارادہ سے کسی سے نیکی نہین کر سکتا اور نہ کبھی کی۔ اسیطرح خدا تعالیٰ کو کامل طور پر رحیم بھی نہین سمجھتے کیونکہ ان لوگون کا اعتقاد ہے کہ کوئی گنہگار خواہ کیسا ہی سچے دل سے توبہ کرے اور خواہ وہ سالہا سال تضرع اور زاری اور اعمال صالح مین مشغول رہے خدا اس کے گناہون کو جو اس سے صادر ہو چکے مین ہرگز نہین بخشیگا جبتک وہ کئی لاکھ جونون کو بھگت کر اپنی سزا نہ پالے۔ جب ہی کسی نے ایک گناہ کیا پھر نہ دلی توبہ کام آوے نہ بندگی نہ خوف الٰہی نہ عشق الٰہی نہ اور کوئی عمل صالح گویا وہ جیتے جی ہی مر گیا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے بکلی نا امید ہو گیا علیٰ ہذا القیاس یہ لوگ یوم الجزا پر جسکے رو سے خدا تعالیٰ مالک یوم الدین کہلاتا ہے صحیح طور پر ایمان نہین رکھتے اور جن طریقون مذکورہ بالا کے رو سے انسان اپنی سعادت عظمیٰ تک پہونچتا ہے یا شقاوت عظمیٰ مین پڑتا ہے اُس کامل سعادت اور شقاوت کے ظہور سے انکاری مین اور نجات اُخروی کو صرف ایک خیالی اور وہمی طور پر سمجھ رہے مین بلکہ وہ نجات ابدی کے قائل ہی نہین مین اور اُنکا مقولہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ کیلئے نہ اس جگہ آرام ہے اور نہ اس جگہ اور نیز اُنکے زعم باطل مین دنیا بھی آخرت کیطرح ایک کامل دارالجزا ہے جسکو دنیا مین بہت سی دولت دیگئی وہ اس کے نیک عملون کے عوض مین کہ جو کسی پہلے جنم مین اس نے کئے ہونگے دی گئی ہے اور وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسی دنیا مین اپنے نفس امارہ کی خواہشون کے پورا کرنے مین اُس دولت کو خرچ کرے لیکن ظاہر ہے کہ اسی جہان مین خدا تعالیٰ کا کسی کو اِس غرض سے دولت دنیا کہ وہ اُس دولت کو فی الحقیقت اپنے اعمال کی جزا سمجھکر کھانے پینے اور ہر طرح کی عیاشی کے لئے آلہ بناوے یہ ایک ایسا ناجائز فعل ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ کیطرف نسبت کرنا نہایت درجہ کی بے ادبی ہے کیونکہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ہندوؤن کا پرمیشر آپ ہی لوگون کو بدفعلی اور پلیدی مین ڈالنا چاہتا ہے اور قبل اسکے جو ان کا نفس پاک ہو نفسانی لذات کے وسیع دروازے اُنپر کھولتا ہے اور پہلے جنمون کے نیک عملون کا اجر ان کو یہ دیتا ہے کہ پچھلے جنم مین وہ ہر طرح کے اسباب تنعم پا کر اور نفس امارہ کے پورے پورے تابع بنکر پھر تحت الثریٰ مین جا پڑین اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے خیال مین یہ بیٹھا ہوا ہے کہ میرے ہاتھ مین جسقدر دولت اور مال اور حشمت اور حکومت ہے یہ میرے ہی اعمال سابقہ کا بدلہ ہے وہ کیا کچھ نفس امارہ کی پیروی نہین کریگا لیکن اگر وہ یہ سمجھتا کہ دنیا دارالجزا نہین ہے بلکہ دارالابتلا ہے اور جو کچھ مجھکو دیا گیا ہے وہ بطور ابتلا اور آزمائش کے دیا گیا ہے تا یہ ظاہر کیا جاوے کہ مین کس طور پر اسمین تصرف کرتا ہون کوئی ایسی شئے نہین ہے جو میری ملکیت یا میرا حق ہو تو ایسا سمجھنے سے وہ اپنی نجات اس بات مین دیکھتا کہ اپنا تمام مال نیک مصارف مین خرچ کرے اور نیز وہ نہایت درجہ کا شکر بھی کرتا کیونکہ وہی شخص دلی اخلاص اور محبت سے شکر کرتا ہے کہ جو سمجھتا ہے کہ مین نے مفت پایا اور بغیر کسی استحقاق کے مجھکو ملا ہے غرض آریا لوگون کے نزدیک خدا تعالیٰ نہ رب العالمین ہے نہ رحمان نہ رحیم اور نہ ابدی اور دائمی اور کامل جزا دینے پر قادر ہے۔

اب ہم یہ بھی ظاہر کرتے مین کہ برہمو سماج والون کا معارف مذکورہ بالا کی نسبت کیا حال ہے، یعنے وہ ہر چہار صداقتین کہ جو ابھی مذکور ہوئی مین برہمو لوگ اُن پر ثابت قدم مین یا نہین سو واضح ہو کہ برہمو لوگ ان چارون صداقتون پر جیسا کہ چاہیئے ثبات اور قیام نہین رکھتے بلکہ ان معارفِ عالیہ کے کامل مفہوم پر ان کو اطلاع ہی نہین۔ اول خدا کا رب العالمین ہونا کہ جو ربوبیت تامہ سے مراد ہے برہمو لوگون کی سمجھ اور عقل سے اب تک چھپا ہوا ہے اور وہ لوگ ربوبیت الہیہ کا دنیا پر اس سے زیادہ اثر نہین سمجھتے کہ اُس نے کسی وقت یہ تمام عالم معہ اسکی تمام قوتون اور طاقتون کے پیدا کیا ہے لیکن اب وہ تمام قوتین اور طاقتین مستقل طور پر اپنے اپنے کام مین لگی ہوئی مین اور خدا تعالیٰ کو قدرت نہین ہے کہ انمین کچھ تصرف کرے یا کچھ تغیر اور تبدل ظہور مین لاوے اور ان کے زعم باطل مین قوانین نیچریہ کی مستحکم اور پائیدار بنیاد نے قادر مطلق کو معطل اور بیکار کسطرح کر دیا ہے اور ان مین تصرف کرنے کیلئے کوئی راہ اسپر کھلا نہین اور ایسی کوئی بھی تدبیر اسکو یاد نہین جس سے وہ مثلاً کسی مادہ حار کو اسکی تاثیر حرارت سے روک سکے یا کسی مادہ بارد کو اسکی برودت کے اثر دینے سے بند کر سکے یا آگ مین اسکی خاصیت احراق کی ظاہر نہ ہونے دے اور اگر اسکو کوئی تدبیر یاد بھی ہے تو صرف انہین حدود تک جن پر علم انسان کا محیط ہے اس سے زیادہ نہین یعنے جو کچھ محدود اور محصور طور پر کوائف و خواص عالم کے متعلق انسان نے دریافت کیا ہے اور جو کچھ تا دم حال بشری تجارب کے احاطہ مین آ چکا ہے یہین تک خدا کی قدرتون کی حد ثبت ہے اور اس سے بڑھکر قدرت تامہ اور ربوبیت عامہ کوئی کام نہین کر سکتی گویا خدا کی قدرتین اور حکمتین بکلی تمام ہی مین جنکو انسان دریافت کر چکا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ کے مفہوم سے بکلی منافی ہے کیونکہ ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ وہ ہے کہ جو اس ذات غیر محدود کیطرح غیر محدود ہے اور کوئی انسانی قاعدہ اور قانون اُسپر احاطہ نہین کر سکتا۔

نہین محصور ہرگز راستہ قدرت تعالیٰ کا
خدا کی قدرتون کا حصر دعوےٰ ہے خدائی کا

جاننا چاہیئے کہ جو امر غیر محدود اور غیر محصور ہے وہ کسی قانون کے اندر آ ہی نہین سکتا کیونکہ جو چیز اول سے آخر تک قواعد معلومہ مفہومہ کے سلسلہ کے اندر داخل ہو اور کوئی جز اسکا اس سلسلہ سے باہر نہ ہو اور نہ غیر معلوم اور نا مفہوم ہو تو وہ چیز محدود ہوتی ہے اب اگر خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور ربوبیت تامہ کو قوانین محدودہ محصورہ مین ہی منحصر سمجھا جائے تو جس چیز کو غیر محدود تسلیم کیا گیا ہے اس کا محدود ہونا لازم آ جائیگا پس برہمو سماج والون کی بھی بھاری غلطی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتون اور ربوبیتون کو اپنے تنگ اور منقبض تجارب کے دائرہ مین گھسیڑنا چاہتے مین اور نہین سمجھتے کہ جو امور ایک قانون مشخص مقرر کے نیچے آ جائین ان کا مفہوم محدود ہونے کو لازم پڑا ہوا ہے اور جو حکمتین اور قدرتین ذات غیر محدود مین پائی جاتی مین ان کا غیر محدود ہونا واجب ہے۔ کیا کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ اس ذات قادر مطلق کو اس اِس طور پر بنانا یاد ہے اور اس سے زیادہ نہین کیا اسکی غیر متناہی قدرتین انسانی قیاس کے پیمانہ سے وزن کیجا سکتی مین یا اسکی قادرانہ یا غیر متناہی حکمتین تصرف فی العالم سے کسی وقت عاجز ہو سکتی مین بلاشبہ اس کا پر زور ہاتھ ذرہ ذرہ پر قابض ہے اور کسی مخلوق کا قیام اور بقا اپنی مستحکم پیدائش کے موجب سے نہین بلکہ اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے اور اسکی ربانی طاقتون کے آگے بیشمار میدان قدرتون کے پڑے مین نہ اندرونی طور پر کسی جگہ انتہا ہے اور نہ بیرونی طور پر کوئی کنارہ ہے جسطرح یہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مشتعل آگ کی تیزی فرو کرنے کے لئے خارج مین کوئی ایسے اسباب پیدا کرے جن سے اُس آگ کی تیزی جاتی رہی اسیطرح یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اُس آگ کی خاصیت احراق دور کرنے کیلئے اسی کے وجود مین کوئی ایسے اسباب پیدا کر دے جس سے خاصیت احراق دور ہو جائے کیونکہ اسکی غیر متناہی حکمتون اور قدرتون کے آگے کوئی آن ہونی نہین۔

(باقی آئیندہ)

النداء من وحی السماء

یعنے

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی بار دوم

(وحی الٰہی سے)

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سراہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلاویگا دور نہیں ہے مجھے خدا عز و جل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں انہیں نشانوں کیطرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کیطرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ہی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤنگا اور بس نہیں کرونگا جبتک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں اور جسطرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہانتک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے اسیطرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اسجگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائیگا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جاویگا۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مرگئے؟ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پوری صدق و صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جسکو ہمنے ان علامات کے ساتھ شناخت کرلیا ہو یا جسکو اس کے اس مرتبہ کی خبر دلی ہو۔ چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہیں اور ہزارہا ہیں جو ابھی کچھ کیطرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے حالانکہ وہ دنیا کے گند میں پڑے ہوئے ہیں ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا دن رات مردار دنیا کے ہی غم و ہم میں گرفتار ہیں اور انکی عملی حالت ان پر گواہی دے رہی ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا ہرگز نہیں کیا لیکن امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ یہ سب روحانی ترقی کرلیں گے غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جس شخص کو میں بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجہ مارکر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو ہاں کمزوری کی حالت میں ان کیلئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے انکو بہشت میں پہنچائیگی اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو پہلے عام طور پر شایع کردیا تھا مگر لوگوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے یہ شایع کیا کہ گویا میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرید میرا گو اسکی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کسقدر بڑھ گئی ہے اصل الہام یہ تھا جس سے ہمنے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائیگا۔ اور وہ یہ ہے۔

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون

یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھپر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کی ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملہ سے امن میں رہیں گے

پس وحی الٰہی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص و ظلم رکھتے ہیں یا کوئی ایمانی کمزوری ہے وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں **نعوذ باللہ من سوء الفہم و افراط الوہم** میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہوگئے اگر وہ اس جماعت میں رہکر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مرگئے حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جسکو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کیطرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر کچھ پیپ کے اور کچھ نہ ہو تاہم خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائیگی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائیگی سو آخر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھکر لوگ ٹھٹھے سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا جسکی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شایع کیگئی تھی اور پہلے اشتہار میں لکھا گیا جو زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام **عفت الدیار محلہا و مقامہا** ہوا تھا۔ وہ ملل سے لکہا گیا تھا بلکہ ۱۹۰۴ء میں ان دونوں اخباروں میں خوفناک زلزلہ کی خبر شایع کیگئی تھی ساتھ اس کے یہ بھی الہام تہا کہ **زلزلہ کا دہکا*** اور عربی میں مذکورہ بالا الہام یہ تھا کہ اس زلزلہ سے مکانات جو بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہوں گے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہوجائیں گے ان کا نام و نشان نہ رہیگا اور پہر اشتہار **الوصیت** میں زلزلہ سے پہلے شایع کیا گیا تھا کہ **موتا موتی کا واقعہ آنیوالا ہے** جس سے شور قیامت برپا ہوگا غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلہ کے بارے میں آجکی تاریخ سے

ایک برس پہلے شایع کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی۔ اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بہاگسو اور پالم پور اور سجانپور تیرہ اور ڈلہوزی میں ہوئے انکی تفصیل کی اسجگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہئے تھا مگر ہمنے سنا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اسپر بھی بہت سا ٹھٹھا کیا گیا خاص کر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان میں بہت زلزلے آتے ہیں اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر خدا تعالیٰ جب کسی ایسے شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اسکو ایک معمولی بات نہ سمجھتے ہوں اور ایک ان ہونی خیال کرتے ہوں اور ایسے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر ان کے ملک میں ظاہر ہونا ان کے خیال و گمان میں بھی نہ ہو اور پھر وہ امر واقع ہو جاوے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے تو پھر بھی اسکو معمولی بات سمجھنا اگر یہ دہریت نہیں تو اور کیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اس درجہ کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانیوالے دنیا میں بہت کم ہوں گے شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں

بہرحال

جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنے والے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دو کاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر قرار دیا گیا ہے تو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھلاوے تا ماننے والوں پر اس کا رحم ہو اور تا توبہ کرنے والے توبہ کرلیں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا دیں اس وقت بجز توبہ اور کیا علاج ہے۔ اس آنیوالے حادثہ کیلئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا جس سے تسلی ہو۔ پس میں محض خیر خواہی مخلوق کیلئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شایع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور

*نوٹ:۔ زلزلہ شدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت پہلے یہ الہام بھی شایع ہوچکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر۔ اور اس زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں یہ وحی شایع ہو چکی ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے ساسی کشتی طیار کر۔ اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر ان سب کو غرق کرونگا۔ منہ

ایک پیشگوئی ہے اور جو زلزلہ ہو چکا ہے اسکی یہی پیشگوئی ہے جو قرآن شریف کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ یہ پیشگوئی زلزلہ کی ۹ اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ صرف ایک نہیں۔

... سے دستکش ہو جانا چاہئے بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا مذہب رکھے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جائے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنیوالوں کی ہان میں ہان نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ باعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا مگر دنیا میں خدا تعالیٰ کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کریگا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اس لئے ہلاک نہیں کیگئی تھیں کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کیوجہ سے ہلاک کیگئی تھیں نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی انکا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اسکی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب انکو سمجھایا گیا تو لوط اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے

اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنے ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوے کے بھرتے ہیں جیسے ہمارے مخالف اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب انہیں تو موذی ہر گا۔ اور ان کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا

٭ در حقیقت اس زمانہ میں اس عادت اللہ کی مثال دو ہیں عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں۔ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کو سنکر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا۔ اسلئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اسکی میعاد میں تاخیر ڈالدی۔ جیسا کہ پہلے الہام میں اسکا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی۔ اور پیشگوئی کو سنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا۔ اس لئے غیور خدا نے اسکی اصلی میعاد بھی پوری نہ ہونے دی۔ اور ابھی پانچ ہی برس گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ

پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس خدا تعالیٰ سے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے اور انکے پاس موجود نہ تھا۔ اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالیٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس آنیوالے نشان کے بعد جو مجھکو قبول کریگا اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جنکے کان ہیں سنیں، خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے۔ اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں۔ اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی ہے اس جگہ میں اسکو معہ ترجمہ لکھکر اس اشتہار کو .... ختم کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

بخور آنچہ ترا بخورانم۔

لک درجة فی السماء وفی الذین هم یبصرون۔

نزلت لک۔

لک نری آیات ونهدم ما یعمرون

قل عندی شهادة من الله فهل انتم مؤمنون مکفضت عن بنی اسرائیل

ان فرعون وهامان وجنودهما کانوا خاطئین۔ انی مع الافواج اتیک بغتة

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں۔ وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے۔ اور نیز انمیں ایک درجہ ہے۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اترونگا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جنکو غافل انسان بناتے ہیں، یا آیندہ بنائیں گے، گرا دینگے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گراتے رہیں گے٭۔ اور پھر فرمایا ہے کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤنگا اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اسطرح وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کرونگا کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جوان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کو دکھلانے کیلئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ یعنے اسوقت جب اکثر لوگ بے خبر ہونگے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہونگے اور بالکل اس کام سے بے خبر ہونگے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کرونگا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اسکو راضی کریں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے

یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اسوقت تک اس خارق عادت بات کیطرف ذہن منتقل نہو سکا۔

لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آیندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اسوقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی انمیں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔

فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها الیس الله بکاف عبده فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا والله موهن کید الکافرین

یعنے خدا اپنے اس بندہ کو ان تہمتوں اور بہتانوں سے بری کریگا جو اس پر لگائے جاوینگے وہ خود اپنے بندہ کیلئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کریگا تو اسکو پارہ پارہ کر دیگا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے ان کے سب مکر سست کر دیگا۔

اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی چنانچہ مطابق اسکے پہاڑوں پر زلزلہ سے سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جسکی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دیگئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے۔

کہ میں اپنی چمکار دکھاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤنگا۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

الفتنة ههنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ اسجگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کیطرح صبر کر۔ فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کریگا تو انہیں پاش پاش کر دیگا۔ قوة الرحمان لعبید الله الصمد۔

عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جاویگا پس صبر کر خدا تجھے بری کرنے کیلئے ایک نشان دکھائیگا اور وہ یہ ہے کہ پہاڑ پر اسکی تجلی ہوگی وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دیگا یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندہ کیلئے نشان دکھاوے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دیگئی تھی۔ اور وہ شعر یہ ہیں۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میںنے تبلیغ کا حق ادا کر دیا٭٭ اب چاہو ٹھٹھا کرو اور گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو۔ میںنے قبل از وقت بتا دیا۔ اے بدقسمتو تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق۔

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

۱۸ / اپریل ۱۹۰۵ء

٭ پہلے اکثر مسلمان جو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتار رہے تھے وہ بات صحیح تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ہو کر آنیوالا یہ راقم تھا۔ لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے سمجھنے کرنے میں عوام تو کجا بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ گو بعد اس کے پیشگوئی کے وقوع کیوقت معنی کھل جاتے ہیں۔ منہ

٭٭ یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اسکے یہ بھی معنے ہیں کہ بادشاہوں اور منصوبوں کی ... ہے جو وقت سے پہلے عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور زبان کو ... تا نجات پاؤ۔ منہ

میرے لاہور میں دو تین دن

الحکم کے ناظرین کیلئے مندرجہ بالا عنوان بالکل نرالا ہے اور شاید سرسری نظر سے بعض بزرگ بھی خیال کریں کہ ایڈیٹر الحکم کا لاہور جانا اور وہاں دو تین دن رہنا کونسی ایسی نرالی اور انوکھی بات تھی جس پر اسے ایک قومی اخبار کے قیمتی کالم لینے کی ضرورت پڑی لیکن میں ایسے محترم احباب کی خدمت میں بادب سے عرض کروں گا کہ وہ اسے پڑھ لینے کے بعد جو چاہیں کہیں۔ ایڈیٹر۔

بظاہر میرا لاہور جانا اور وہاں دو تین روز قیام کرنا میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی۔ لیکن اس مرتبہ میرا لاہور جانا فی الحقیقت ایک نئی بات تھی اور لاہور کی حالت بھی میرے لئے بالکل پہلے سے نرالی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے اس سفر کی کچھ باتیں ناظرین کو سنانی چاہی ہیں۔ اور لاہور ہی میں بیٹھ کر مجھے یہ لکھنی پڑی ہیں۔

الحکم کے ناظرین اس امر سے ناواقف نہیں کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **زلزلہ** کے عظیم الشان اور ہیبت ناک نشان کے ظاہر ہونے کے بعد ایک اور **زور آور حملے** کے اعلان کا ارادہ فرمایا تھا جو خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی کے ذریعہ آپ پر ظاہر فرمایا تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے کہ وہ اعلان اسقدر کثرت سے شایع ہو کہ قریباً ہر شخص کو اس سے پہلے کہ وہ عذاب نازل ہو خبر ہو جاوے۔ اس اشتہار کا سردست سولہ ہزار چھپوانا تجویز ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید اطلاع کے سننے کے منتظر تھے تاکہ کامل طور پر اعلان کیا جاوے لیکن غالباً الحکم کے ناظرین کے لئے یہ بات ضرور ایمان کے بڑھانے والی ہوگی جب وہ یہ معلوم کریں گے کہ حضرت اقدس نے آخر یہ سوچا کہ مبادا اس امر میں ابھی کوئی تاخیر ہو اور ہم اس تبلیغ کے کام میں آئندہ وحی کا انتظار کریں اور خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو جاوے اور دنیا تباہ ہو جاوے اسلئے بہتر ہے کہ جسقدر اطلاع ہمکو مل چکی ہے وہ لوگوں کے کان تک پہونچائی جاوے شاید کوئی سعادت مند فایدہ اٹھاوے۔

اللہ! اللہ! کس قدر **رحم** اور شفقت علیٰ خلق اللہ آپ کی فطرت میں موجود ہے اور کسقدر جوش تبلیغ حق کیلئے آپ کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ وللہ در من قال

حلم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگوئیش آنرا کجا برم

تبلیغ کے لئے اسقدر جوش اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے غیرت کبھی کاذب کو دی ہی نہیں جاتی اور تصنع اور تکلف میں استقلال اور دیرپائی ہو نہیں سکتی۔ **فاصدع بما تؤمر** جو ایک عرصہ دراز پہلے کا الہام حضرت مسیح موعود کو ہو چکا ہے اسکی سچائی میں ان لوگوں کو جو قادیان سے دور رہتے ہیں کیونکر دکھاؤں۔ افسوس یہ ہے کہ الفاظ اس کیفیت کا مرقع نہیں دکھا سکتے جو آپ کی حالت اور ہیئت سے پائی جاتی ہے۔

۱۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے آپ نے آکر ذکر کیا کہ "میں چاہتا ہوں وہ اشتہار جلد شایع ہو جاوے اور اس حادثہ سے پہلے لوگوں کو خبر ہو جاوے" حضرت اس قسم کا ذکر کر رہے تھے کہ خاکسار ایڈیٹر الحکم بھی پہونچ گیا۔ آپ نے ذرہ نوازی کی اور اسے خطاب کر کے فرمایا "میں نے وہ اشتہار لکھنا شروع کر دیا ہے اور آج ختم کر دوں گا۔ اسواسطے وہ بہت جلد شایع ہونا چاہیئے"، جس پر میں نے عرض کیا کہ حضور جلدی ہو جاویگا۔ اس کے بعد حضور نے آپ ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ادنیٰ خادم ایڈیٹر **الحکم** کو ہی لاہور پہونچ کر اس اشتہار کی طبع اور تقسیم کے کام کے لئے منتخب فرمایا۔ میں اپنی خوبی طالع اور بیداری بخت پر جسقدر ناز کروں وہ کم ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے معطر کئے ہوئے مسیح اور برگزیدہ رسولؐ نے اسے اپنے کام کے لئے **منتخب** کیا اور **اہل** سمجھا جو اسکی تبلیغ کو دنیا **کے کناروں تک پہونچانے کا ذریعہ** ہے۔ میرے دل کا حال نہ پوچھو کہ وہ **مسرت** اور **خوشی** سے بھرا ہوا تھا اور اندر ہی اندر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا تھا اور میرے سر میں وہ صدا گونج رہی تھی جو آج سے قریباً دس سال پیشتر الحکم کے وجود سے بھی پہلے گونجی تھی

لاجرم قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

اس کے بعد حضرت حجۃ اللہ نے نماز ادا کی اور بعد نماز اس اشتہار کو لکھنا شروع کیا۔

۱۸ کو علی الصباح ہی میں نے در دولت پر جا کر بذریعہ عریضہ اشتہار کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے کہلا بھیجا کہ "بیٹھ جاؤ میں لکھ رہا ہوں ابھی مکمل کر کے دیتا ہوں"، میں کوئی آدھ گھنٹہ بیٹھا ہونگا جو خود حضرت تشریف لے آئے۔ وہ وقت میرے لئے عجیب سعادت کا وقت تھا **میں تھا اور میرا محبوب و مولا آقا**

آپ ایک روش پر ٹہل رہے تھے اور میں بھی ساتھ ہی ساتھ اپنی **بیداری بخت** پر الحمدللہ کہتا تھا مجھے فرمایا

"میرا اصل منشاء یہ ہے کہ بہت ہی جلد لوگوں کو اس عذاب سے جو آنیوالا ہے خبر ہو جاوے تاکہ انہیں جو سعید ہیں تبدیلی کا موقع ملجاوے۔ میں دیکھتا ہوں کہ سخت عذاب آنے والا ہے رات بھی مجھے ایک شدید زلزلہ دکھایا گیا ہے ایسا زلزلہ کہ جس سے زمین روئی کے گالوں کی طرح اڑتی نظر آئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اوسنے ہمیں کچھ ضرر نہیں پہونچایا۔ مگر میں نے سخت زلزلہ دیکھا ہے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ اشتہار شایع ہو جاوے اور اس کیلئے بہتر ہے کہ آپ+ لاہور چلے جاویں اور اسکو وہاں ہی چھپوا کر شایع کریں ایک فہرست میں خود بنا کر دونگا جن کو تقسیم کیا جاوے ہاں یہ ضرور کیا جاوے کہ اسکی کاپی بیان لکھوا کر مجھے دکھلائی جاوے تاکہ میں اسے درست کروں"۔

پھر پوچھا کہ کس وقت تک کاپی طیار ہو سکتی ہے میں نے عرض کی کہ ظہر تک امید ہے انشاء اللہ ہو جاویگی۔ جس پر آپ نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اشتہار مجھے دیکر آپ تشریف لیگئے۔

اس بات کی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ وہ اشتہار کس طرح ظہر تک طیار ہوا۔ بہرحال ظہر تک کاپی طیار ہو گئی حضرت نے اصلاح فرما دی اور درست ہونے کے لئے دی۔ اسکے بعد ایک اور امر ہے جس کو میں ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے قریب میں حضرت مولانا المکرم مولوی محمد علی صاحب سے اشتہار کی اشاعت اور اسکے اخراجات کے متعلق مشورہ کر رہا تھا اور آخر وہ تجویز ہوئی۔ جو بذریعہ کارڈ مولوی صاحب موصوف نے احباب متعلقین کو لکھی ہے، مغرب کی نماز پڑھ چکنے کے بعد میں نے پھر اطلاع دیدی کہ صبح میں لاہور جاؤنگا فہرست دی جاوے فرمایا میں فہرست بھیجونگا

اگر کاپیاں درست ہو چکی ہیں تو مجھے پھر دکھاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ اسپر کسقدر خرچ آئیگا"

یہ فقرہ جو جلی قلم سے لکھا گیا ہے میں اسپر ناظرین کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہر شخص بالطبع آرام کرنا چاہتا ہے اگر صبح کو بھی آپ کاپیاں دیکھنے کا منشاء ظاہر فرماتے تو بھی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ وہ لوگ جو قرآن شریف پر نظر کرتے ہوئے دوکاندار یا تاجر کہتے ہیں وہ اس مستعدی اور جوش کا اندازہ کریں اور سچ تو یہ ہے کہ وہ اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبان حق
نے گردد بیان آن درد از تقریر کوتاہم

آپ نے آرام کو چھوڑ کر کاپیوں کو منگوا کر پڑھنا شروع کیا۔ موسم کی یہ حالت کہ باغ میں مچھر اور پتنگے بیٹھنے نہیں دیتے مگر یہ خدا کا نور اور جری لالٹین جلائے نوع انسان کے درد سے بھرا ہوا دل پہلو میں لئے بیٹھا ہے۔ اسوقت کی دوڑ دھوپ میں بے اختیار مجھے سرور ہوتا تھا اور میں یہ شعر پڑھتا تھا

دریاب گر عاقلی بشتاب گر صاحب دلی
شاید کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

الغرض کاپیاں پڑھ کر آپ نے مجھے واپس فرمائیں۔ اور میں تیاری سفر کے لئے واپس گھر آیا اور ۱۹۔ کی صبح کو ۳ بجے کے قریب دارالامان سے لاہور کو روانہ ہوا۔

(راستہ اور لاہور کے دلچسپ حالات سننے کے لئے ناظرین اگلی اشاعت کا انتظار کریں)

باقی آئندہ

+ فٹ نوٹ۔ یہ آپ کا اخلاقی معجزہ ہے اور تہذیب کلام کا نمونہ ہے کہ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ غلام کو بھی تو سے خطاب نہیں کرتے۔ ایڈیٹر۔

قہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہیں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لاہور میں قیامت خیز زلزلہ

ایسے زمانہ مین جبکہ انسانون مین خود غرضی عیاشی اور بدکاری کا زور ہو اور ایک انسان دوسرے انسان کا خون پینا اپنے خیال مین کوئی گناہ نہ سمجھتا ہو بلکہ ریاکارون اور خود غرضون کو ہوشیاری و دانائی کے خطاب لوگون کیطرف سے دیئے جاتے ہون۔ اور ایمانداری، راستبازی، خدا پرستی کا صرف نام ہی رکھیا ہو۔ خدائی جلال کا کرشمہ نظر آنا صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ ہمارے گناہون کی حد گذر چکی ہے۔ اور وقت آگیا ہے کہ سارے انسان گناہون سے توبہ کرین اور راستی و حق پرستی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا دین۔

۴۔ اپریل کی صبح کو بوقت ۶ بجے ۱۰ منٹ جبکہ بہت سے غافل انسان بسترون پر پڑے اونگھ رہے تھے اور چند خدا کے بندے معبود حقیقی کی بارگاہ مین بعجز و نیاز سر بسجود تھے کہ یکایک خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا ہر شخص نے سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے اور ابھی ختم ہو جائیگا کہ فوراً زلزلے نے ہیبتناک روش اور صورت اختیار کی۔ بڑے بڑے مکانات مثل بید لرزنے لگے۔ دروازے آپس مین ٹکرانے لگے۔ چھتون اور دیوارون سے دل ہلا دینے والی کڑکڑاہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ جو جہان تہا ششدر و حیران رہگیا۔ عورتین اور بچے زور سے چیخنے چلانے لگے۔ ہر شخص اپنی اپنی جان کے فکر مین پڑ گیا۔ بہت سے لوگ معہ اپنی بیوی اور بچون کے گہرون سے نکل باہر میدانون مین کھڑے ہوئے زلزلے کے دو زبردست جھٹکے ایسے سخت اور غضبناک تھے کہ بڑی بڑی مضبوط عمارتین پاش پاش ہونے پر تیار ہوگئین۔ چڑیان اور دوسرے جانور اپنے گہونسلون کو چھوڑکر آسمان پر اڑنے لگے۔ چلتی ہوئی بیل گاڑیان ادہر ادہر ہلنے کہلنے لگین۔ اگر ایک جھٹکا اور آجاتا تو سارا لاہور معہ انسانون و حیوانون کے برباد و تباہ ہو جاتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا۔ اس ہیبتناک موقعہ پر تمام ہندو و مسلمانون کی زبان سے ہرے رام۔ الحمد للہ اور "توبہ ہے توبہ" کے کلمات نکل رہے تھے۔ یہ زلزلہ بمشکل ۲ منٹ رہا ہوگا۔ مگر شہر لاہور مین سینکڑون پختہ مکانات مسمار ہوگئے کوٹلی بازار مین مکانات کے علاوہ سنہری مسجد کے دو مینار گر گئے۔ وزیر خان کی مسجد کے ایک حصہ کو بھی نقصان پہنچا۔ ہندو مسلمانون کے ۲۴ زن و مرد و بچون کے ہلاک ہونے کی خبر کوتوالی لاہور مین پہونچی۔ زلزلہ تہم جانے کے بعد تمام لوگ حیرت زدہ و دیوانہ وار اپنے عزیزون بلکہ ناواقف اشخاص سے خیر و عافیت دریافت کرتے پہرتے تھے اور جن جن مقامات کو نقصان پہونچنے کی خبر ملی وہان بہاگے چلے جاتے تھے۔ ریلوے اسٹیشن لاہور کے فسٹ کلاس ریفرشمنٹ روم اور ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کو سخت صدمہ پہونچا اور دونون عمارتون کی چھتین گر پڑین گرجون مندرون اور بڑے چھوٹے قریباً تمام مکانات کو ضرر پہونچا ہے۔ میونسپل کمیٹی کا ٹاؤن ہال قریب قریب کے بالکل ناکارہ ہوگیا۔ چھت گر کر نیچے آ پڑی۔ مارکیٹ کی دیوارین پہٹ گئین۔ کمرشیل بلڈنگ کے قریب پرانی انارکلی مین ایک بڑی عمارت کو سخت صدمہ پہنچا۔ انارکلی تہانہ کی ڈیوڑہی پہٹ گئی۔ مگر شکر ہے بالکل ڈہیر نہین ہوئی۔ ورنہ حوالات کے اندر جو دو اسامیان تہین ہلاک ہو جاتین۔ الائنس بنک شملہ کے مقابل سلیم بلڈنگ کو جو مسٹر محمد بخش کی ملکیت ہے کئی مقامات پر نقصان پہونچا۔ انارکلی بازار مین ایک حلوائی کی دوکان کی چھت گر پڑی۔ موری دروازہ کے باہر اور پنجاب نیشنل بنک کے متصل چار پانچ جہلکیر تہ ذبال ہوگئین جس سے ایک بازاری عورت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور اسکے ساتھی کے سر کو ضرر پہونچین شہر مین ۲۴ آدمیون کے علاوہ اور بہی کئی جانون کا نقصان سنا جاتا ہے۔ چہتین تو سینکڑون آدمیون کی گرگئین لاہور کے مشہور کارخانہ پیسہ اخبار کی عالی شان عمارت کو بہی کئی جگہ سے سخت نقصان پہونچا۔ شکر ہے کہ ابہی کارخانہ کہلا نہین تہا۔ ورنہ ممکن تھا کہ کئی آدمیون کی جانون کا نقصان ہوتا۔

(ابولیس اڈوکیٹ)

قیامت خیز زلزلہ

۴۔ اپریل بروز منگل علے الصباح قریباً سوا چہہ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا کہ الامان۔ دفعتہً مکان گرنے شروع ہوگئے ہندو ہرے رام ہرے رام اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئیگی کوئی نفس کسی نفس کو نہین بچا سکیگا۔ واقعی اسکی نظیر ان تین منٹون مین پائی گئی کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہین بلا سکا۔ بس یہی معلوم تہا کہ اب ہی گئے اور اب ہی گئے۔ اور اسپر خطرناک نوعہ کہ وہ مکان آ پڑا یہ آ پڑا۔ دہڑام دہڑام۔ توبہ جب وہ وقت یاد آتا ہے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ دل کانپ کانپ اوٹھتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب بہی بہونچال آیا ہوا ہے۔ ذرا سی ہوا کے چلنے سے جان سہم جاتی ہے۔ افسوس کہ وہ لوگ جو عمارت بنانے کیلئے بنیاد رکہنے کے وقت کسی غریب کی زمین ایک آدھ گز غبن کر جایا کرتے ہین۔ اسوقت پکار رہے تھے کہ یہ مکان کوئی سنبہال لے اور ہمین نکال کر ایسی جگہہ پہونچا دے جہان امن ہو۔ گویا اسوقت مکان سے بہی بیزار تھے مگر سوائے اس مالک کے کون بچا سکتا تہا۔ اللہ کی قدرت کہ بڑی بڑی پختہ عمارتین اور عالیشان مکانات جو سالہا سال سے ہر ایک آفت سے محفوظ تھے چشم زدن مین گر پڑے جو بچے رہے وہ پہٹ گئے کوئی ہی ایک آدھ شاید ایسا مکان نکلیگا جو آفت ناگہانی سے بچا ہو۔ ورنہ تمام مکانات پہٹے پڑے ہین۔ بڑی بڑی عالیشان یورپین کی کوٹہیان پہٹ گئین ریلوے اسٹیشن امرتسر کا بیرونی حصہ گر گیا۔ خیر الدین کی مسجد کے منار آ پڑے۔ گہنٹہ گہر کا اوپر کا حصہ قریباً دو گز نیچے آ پڑا۔ علاوہ اسکے بہت سی جانین بھی اسکی بہینٹ چڑہ گئین۔ اور یہ ہولناک زلزلہ صرف امرتسر ہی پر نازل نہین ہوا۔ بلکہ تمام پنجاب ہندوستان مین سے کوئی ہی شہر اس سے بچ نہین سکا۔ لاہور مین بڑا سخت نقصان ہوا۔ بادشاہی مسجد تک کے منار جو قریباً چار ساڑہے چار سو سال سے قائم کھڑے تھے۔ اور اس اثنا مین سینکڑون زلزلے اندہیان دیکھہ چکے تھے۔ بچ نہ سکے۔ سنہری مسجد کا بڑا نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیوارین پہٹ گئین۔ اور آہنی شہتیر اپنی جگہہ سے ہلکر چہت کا ایک حصہ ٹیڑہا ہوگیا۔ بائکر شاپ تمام پہٹ کر ناکارہ ہوگیا۔ ریلوے سٹیشن کے اکثر کمرے گر گئے۔ ریفرشمنٹ کو سخت صدمہ پہنچا۔ نیا پلیٹ فارم جو شمال کیطرف ہے اسکی ڈیوڑہی گر گئی۔ مسجد وزیر خان کے شمال مغربی منار کو صدمہ پہونچا۔ ڈاکخانہ ٹون ہال کو شدید نقصان پہونچا۔ اکثر جانین تباہ ہوئین۔

لودہیانہ مین بہی اسی قسم کا زلزلہ آیا۔ یہی حالت سیالکوٹ کی ہوئی۔ مدراس مین بہی سخت نقصان ہوا۔ شملہ مین ۳ منٹ تک دورہا۔ کرائسٹ چرچ کا گرجہ نیز گرینڈ ہوٹل کی عمارت بہی خستہ ہوگئی۔ جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ کوہ مسوری پر بہی ۳ منٹ مین سخت تباہی آئی مال و جان کے نقصان کا ابہی اندازہ نہین لگا۔ توبہ۔ پٹیالے مین مارے زلزلے کے لوگ چکرا گئے۔ عمارتین مسمار ہوگئین تباہ۔ ترنتارن ضلع امرتسر مین سخت نقصان ہوا بہت سی جانین بنگلے کے نیچے آکر دب کر مر گئے۔ ٹہانلوٹ مین نہایت سخت زلزلہ آیا۔ دہرم سالہ کا تمام سٹیشن ہی برباد و سخت کہرام مچا ہوا ہے۔ لاہور مین تین سولین ایک اگزکٹو انجنیر بہی دب کر مر گئے میم صاحبات و بچون کا بہی سخت نقصان ہے سنگیگے۔ انبالہ مین بہی سخت زلزلہ آیا۔ تمام مکانات مسمار ہو گئے ایک جہونکے کے ساتھہ ہلگئے اور دوسرے دہم سے آپڑے تیسری جہونکے نے لوگون کی ملک الموت سے چار آنکہین کر دین۔ غرضکہ فیروزپور۔ ملتان۔ جالندہر۔ کپورتہلہ۔ حصار۔ ہانسی۔ منٹگمری وغیرہ جدہر دیکہو یہی حال پکار رہے جو مین تحریر کر رہا ہون جسقدر مختلف ضلاع سے خطوط آئے مین کسی مین بہی یہ نہین لکہا ہوا کہ ہمارے ہان کچھ کم زلزلہ آیا سب یہی تحریر ہے کہ ہمارے شہر کا فلان فلان حصہ مسمار ہوگیا ہے۔ اتنے آدمی مر گئے مین الامان۔ سب سے زیادہ اثر اسکا سرینگر اور ڈیرہ دون اور دہالسو دکا نگڑہ پر پڑا۔ یعنے دہالسو چہاؤنی پر جو قریباً پانچسو کے سوار مقیم تھے بسبب پہٹ جانے پہاڑ کے قریباً تین سو کے مر گئے۔ جو بچ وہ سسکتے مین۔ علاوہ ان کے اور بہت سا نقصان ہوا۔ ڈیرہ دون کی یہ حالت ہے کہ اسقدر مکانات گرے اور لوگ نیچے دب کر مر گئے مین کہ کوئی لاش اٹہانیوالا میسر نہین آتا۔ حضور کمشنر صاحب تشریف فرما ہین اور آپنے حکم دیا ہے کہ نہایت آرام کیساتہ لاشین نکالی جاوین اور دفنائی جلائی جاوین۔ یہی حال سرینگر کا سننے مین آیا ہے۔ بلکہ ایک تار سے اسقدر پتہ لگا ہے کہ کشمیر تباہ ہوئی پڑی ہے تار سے واضح ہوا ہے کہ کشمیر مین ایک دن پہلے یعنے ۳۔ اپریل پیروار کو ۱۲ بجے دن کے زلزلہ آنا شروع ہوا۔ اور ۴۔ اپریل کو صبح کے ۶ بجے تباہی آئی۔ اللہ اپنا فضل کرے۔ یہ سب ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ کہ بیماری آئی تو ایسی کہ ادہر آدمی بیمار ہوا۔ ادہر چلتا ہوا۔ اگر کوئی بہوٹے سے خبر پرسی کو آگیا۔ تو وہ بہی دم مین چت۔ سردی ایسی پڑی کہ اسکی نظیر بیشتر کئی سالون مین نظر نہین آتی اب اگر بہونچال آیا تو ایسا کہ خدا کی پناہ۔ دنیا کے تباہ ہونے مین کوئی کسر باقی نہ تہی، وہ لوگ جو کہا کرتے تھے کہ خدا کیا ہے۔ یہ سب زمانہ ہی تو ہے۔ بے اختیار حواس باختہ پناہ مانگتے تھے۔ اور اپنے کیئے پر پچھتا رہے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ رات کے ۴ بجے ہی زلزلہ محسوس ہو رہا تہا۔ سوا چہہ بجے کے بعد ۱ بجے تک تہوڑے تہوڑے منٹون بعد زلزلہ آتا رہا۔ زمین کی رفتار بہت تیز تہی پہر کوئی ۱۱ بجے اور ۲ بجے پہر رات گئے ۱۱ بجے پہر ۱۱ پہر دو بجے پہر ۵ کو علی الصباح ۲ بجہ زلزلہ آیا۔ لوگ پہلے دن شہر سے باہر جاکر توبہ استغفار کرتے رہے بلکہ رات کو بہی اکثر دالانون کے باہر اور باغات مین لوگون نے آرام کیا۔ ہندو مسلمانون نے خیرات حد سے بڑہکر کی۔ مسلمان لوگون نے باہر جاکر جنگلے سے نفل ادا کیئے اور سربسجود ہوکر گڑگڑاتے رہے۔ ۶۔ کی رات کو مسلمانون کا ایک جم غفیر

مجمع تسبیح و تقدیس بازار دن مین کرتا بہا خدا کی قدرت کا یہی زلزلہ کا خوف لوگون کے دلون سے دور نہین ہوا تہا۔ کہ آسمان ابر آلود ہو گیا اور ۶ کی رات کو ۱۱ بجے کے قریب بارش ہوئی۔ بوندین کنکر دن کیطرح پڑ رہین۔ لوگ پکار رہے تہے۔ کہ اگر ایک آدھ گھنٹہ ہی بارش ہوئی تو بس پھر خیر نہین کیونکہ شہر تو پہلے ہی بیٹھا پڑا ہے اب بارش سے تباہ ہو جائیگا۔ مگر اس ارحم الراحمین نے اپنے بے بہا فضل کرم سے بچا لیا۔ اگلے دن شیخ محمد جمیل صاحب اور دیگر روساء نے منادی کرا دی کہ آج جمعہ کی نماز تمام لوگ عیدگاہ مین پڑہین۔ چنانچہ مسلمان بڑی خوشی سے گئے اور نماز ادا کی خلقت کا ہجوم اسقدر تہا کہ کبھی عید کے دن بھی اتنے لوگ نہین دیکھے گئے۔ مزید بران شہر کی بہی تمام مسجدین معمول سے زیادہ لبریز تہین۔ بہت سے ایسے نماز مین شامل تہے۔ جو کبہی عید کی نماز پر بہی شریک نہوئے تہے سچ پوچھو تو خدا تعالی نے اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیا ہے اور دنیا کو دوسری بار پیدا کیا ہے ورنہ کس امید تہی کہ اب پہر کوئی کام کر سکین گے۔ اگر استفسار دریافت کیا جائے کہ اس زلزلہ کا کیا باعث ہے۔ اول تو یہ کہ آج دنیا پر اسقدر ظلم اور زنا، جہوٹ۔ بدی، فریب دغا۔ عداوت، حسد وغیرہ پہیل گئے ہین۔ جو محتاج بیان نہین۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جسقدر جرم سخت ہوتا ہے۔ اسیقدر سزا بہی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی مجرم کی نسبت کہا جاوے۔ کہ اسکا سر تلوار سے کاٹ دو۔ تو اگرچہ اسکا سر تلوار سے کٹیگا مگر اوس سزا و ترنے کا موجب اسکا جرم ہے۔ اسیطرح اگرچہ یہ زلزلہ تباہ کن تہا۔ مگر دراصل تباہی لانے والے ہمارے فعل ہین۔ اب یہ کہ زلزلہ کسطرح آتا ہے اسکا بیان اگرچہ مولانا مولوی احمد الدین صاحب سامہ ... کے مضمون حرکت زمین مین مفصل آپکی نظر سے گذریگا لیکن مین مختصر عرض کئے دیتا ہون۔ زمین کے اندر بہت سی آگ ہے۔ جو پہاڑون کے ذریعہ سے دبی ہوئی ہے وہ چاہتی ہے کہ نکلے اور سورج سے ٹکر لے۔ مگر قانون قدرت نے اُسے بند کر رکہا ہے۔ جب وہ کسیطرف کو نکلتی ہے۔ اور سامنے سے پانی ملتا ہے تو ایک سٹیم پیدا ہو جاتا ہے۔ تو ایک عجیب قسم کا حادثہ وقوع مین آتا ہے کیونکہ پانی تو چاہتا ہے کہ اُسے بجہا دے اور وہ چاہتی ہے کہ اسے جلا دے پس جسوقت ان دونون کا آپس مین مقابلہ ہوتا ہے۔ تو لوگون کے لئے قیامت کا نمونہ پیش خیمہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس موقعہ پر زمین کا بہت جانا بعید نہین ہوتا وغیرہ وغیرہ۔

یہ جو افواہ پہیل رہی ہے کہ ریلوے گاڑی کا فلان فلان مقام پر نقصان ہوا۔ ابہی تک بحیثیت طور سے معلوم نہین ہوا خدا کرے خیر ہی ہو۔ آج ایک مولوی صاحب نے دوران وعظ مین جمعہ کے وقت فرمایا کہ بعض ایک کمبختون نے فطرت کے خلاف زنا کیا ہے یعنے امرتسر کے کسی حصہ مین۔ بیٹی باپ۔ اور بہین بہائی نے زنا کیا مگر یہ خبر یا یہ ثبوت کو نہین پہونچی۔ کون بدبخت حواس قایم رکہکر ایسے آزادی کے زمانہ مین ایسے فعل شنیع کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ خیر کچہہ ہی ہو جتنے مونہہ اتنی باتین۔ دراصل تو جو کچہہ دنیا پر قہر الہی طرح طرح نازل ہو رہا ہے۔ ہماری ہی بدعملی کا موجب ہے۔ آج جسقدر لوگ توبہ استغفار کر رہے ہین اگر اسیطرح ایک عرصہ تک عجز والحاح سے فریاد و دیگار کرتے رہین۔ تو وہ احکم الحاکمین باقی شکایتون کو بہی دفع کر سکتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکساری و عاجزی صرف چار گہڑی کیلئے ہے۔ پہر وہی حرص و ہوس و دغا فریب اور لوگ ایسے نازک موقعہ پر عوام الناس کو بارگاہ ایزدی مین رونا اور اپنی تقصیرونکا معافی مانگنا بہتر ہے (ضیاء الاسلام)

قیامت کا نمونہ

۴۔ اپریل کو سورج کے نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قایم ہوا۔ زلزلہ اسقدر زور سے آیا کہ الامان والحفیظ قریبًا ۲½ منٹ زور دکہاتا رہا ہوا۔ پہر بہی تمام روز اور شب برابر ۶ کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا امرتسر لاہور مین پختہ مکانات قریبًا سب پہٹ گئے کئی ایک آدمیون کا بہی نقصان ہوا حمل بہی ضایع ہوئے۔ لوگ دیوانہ وار رہتے تہے۔ دماغون سے عقل چہرون سے خون اڑ چکا تہا۔ مکانون سے نکل نکل میدانون کو بہاگ رہے تہے۔ غرض قرآن شریف مین جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد۔ آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تہا۔ کشمیر سے اسکی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے اور یہ بہی خبر آئی ہے کہ کشمیر مین بہت تباہی ہوئی ہے۔ امرتسر کی بڑی مسجد شیخ خیر الدین مرحوم کے تین منارے گر گئے اور چہت بیٹہ گئی۔ لاہور کی سنہری مسجد کو بہی نقصان پہونچا اور بہی کئی ایک مسجدون کے مینار گرے۔ امرتسر کے گہنٹہ گہر کو بہی صدمہ ہوا۔ آٹہہ پہر لوگون کے ہوش بحال نہین ہوئے امرتسر مین سو سال سے زاید عمر کے لوگ کہتے ہین کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکہا نہ سنا دیکہین اہالی ملک عمومًا مسلمان خصوصًا اس نشان الہی سے کیا عبرت پاتے ہین۔ خداے ذوالجلال کی عظمت اور جلالت کو کہانتک دلون مین جگہ دیتے ہین اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذالك۔ (اہلحدیث)

ہولناک زلزلہ

۴۔ اپریل کی صبح کا زلزلہ جو ۱۰ منٹ اوپر چہہ بجے شروع ہوا۔ ملک کے ہر ایک حصہ مین تباہی بخش ثابت ہوا ہے۔ شمالی ہند کے بڑے بڑے شہرون کی عظیم عمارتین یا تو چکنا چور ہو گئی ہین یا انکو سخت صدمہ پہنچا ہے سرکاری اور پرائیوٹ عمارتون مین شگاف ہو گئے ہین۔ اور اکثر عمارتین پاش پاش ہو کر خطرناک حالت مین کھڑی ہین۔ ہر ایک حصہ ملک مین زلزلہ قریبًا ایک ہی وقت محسوس ہوا۔ اور یہ زلزلہ کی تیزی رفتار کے لحاظ سے حیرت انگیز بات ہے کوئی زندہ شخص پنجاب بہر مین اس زلزلہ کی نظیر کا ذکر نہین کرتا۔ ہر جگہ اس زلزلہ کی آمد ایک ہی تہی گویا کہ بادل گرج رہے تہے۔ یا ہزارون توپون کے ایک ہی بار منہہ کہولدیے گئے تہے سخت احساس کا دورہ قریبًا ڈیڑہ منٹ تک قیاس کیا گیا ہے۔ اسکی جنبش سے چہتون نے دیوارین چہوڑ دین۔ شہتیر دیوارون سے نکل گئے۔ اور بلند عمارتین سرنگون ہو گئین۔ تمام منظر تہر تہر کانپ رہا تہا۔ اور جانون اور مکانون کی سلامتی سخت خطرے مین ہو رہی تہی۔ ایک ہی اور سخت جہکولا سارے نظر آنے والے کہیل کی صورت کا نقشہ بدل دینے کو کافی تہا۔

امرتسر مین صدمہ سے شاید ہی کوئی مکان بچا ہو۔ بڑی بڑی عمارتون کو عمومًا زیادہ صدمہ پہونچا ہے۔ ذرا آندہی کی کیفیت بہونچال کی نسبت بہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔ جسطرح آندہی مین تناور درختون کو جو ہوا کی تندی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہین زبردست عنصر کے سامنے سربسجود ہونا پڑتا ہے۔ اور نرم پودے جو پہلے ہی سر یا خم کر دیتے ہین۔ صدمہ سے محفوظ رہتے ہین۔ اسیطرح اس ہولناک زلزلہ نے بالعموم گرانڈیل اور مضبوط عمارتون کے انجر پنجر ڈہیلے کر دئیے ہین۔ اور ہلکی عمارتون کو نسبتًا کم صدمہ پہنچا ہے۔ اور نئے حقیقت کچی عمارتین بالکل محفوظ رہی ہین۔ گہنٹہ گہر امرتسر کا کسیقدر بالائی حصہ زمین پر آ رہا۔ ٹون ہال اور کوتوالی کی عمارت کو صدمہ پہنچا ہے سٹیشن کا بیرونی حصہ ٹوٹ گیا شیخ خیر الدین کی مسجد کے تین مینار زمین پر آ رہے۔ گرجا گہرون کو سخت صدمہ پہنچا۔ دفتر ضلع کے ایک حصہ کی چہت سلامی سطح تشکل مین ہو گئی ہے نئی پرانی عمارتون اور کوٹہیون مین سے کوئی ہی صدمہ سے بچ نہین سکی۔ شہر مین عمارتون کو صدمہ پہونچنے سے بہت کی حالت خطرناک ہو رہی ہے۔ ۴۔ اپریل کی صبح کے بعد دوسرے دن ۵۔ اپریل ۳ بجے صبح تک کم از کم دس دفعہ زلزلہ محسوس ہوا۔ لوگ اتنے ہراسان اور خوف زدہ ہو رہے تہے کہ باشندون کی ایک کثیر تعداد نے گہر چہوڑ کر میدانون مین اور شہر کے باہر پناہ لی۔ خطرناک مکان گرائے جا رہے ہین۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو اس دن بیاس گئے ہوئے تہے واپس آ گئے ہین۔ اور سرگرمی سے انتظام مین مصروف ہین۔ مکانون کے گرنیسے جانون کا بہی نقصان ہوا ہے۔ جنکی تعداد ۹ سے ۲۵ تک بیان کیجاتی ہے۔ ۲۰ سے ایک سو آدمیون تک کو سخت چوٹین پہنچنا ظاہر کیا جاتا ہے۔

لاہور مین بہی بڑی بڑی عمارتون کو صدمہ پہنچا۔ وزیر خان کی مسجد۔ شاہی مسجد۔ سنہری مسجد۔ ٹون ہال منٹگمری ہال اور دوسری عمارتون نے سخت صدمہ برداشت کیا ہے۔ شملہ۔ مسوری۔ پٹیالہ۔ جالندہر وغیرہ سے اسی قسم کی تارین موصول ہوئی ہین۔ سب سے زیادہ مصیبت دہرم سالہ (کانگڑہ) پر پڑنے کی خبر آئی ہے۔ سارے مکانات زمین کے برابر ہو گئے ہین۔ اور دیسی اور یورپین جانون کی کثیر تعداد ضایع ہو گئی ہے۔ عمومًا بڑے بڑے فوجی۔ سول اور انجنیئرنگ افسر جو سٹیشن پر موجود تہے۔ جان بحق ہوئے ہین۔ باقیماندہ زخمی اور صدمہ رسیدہ جانین کہلے میدان مین پڑی ہین۔ اور علاج اور خوراک کی محتاج ہین۔ صاحب کمشنر بہادر لاہور ڈویژن کے سپیشل ٹرین مین خاص امداد کو بہیجے جانے کی خبر ہے کشمیر مین اس زلزلہ سے سخت تباہی آئی ہے لیکن چونکہ تارین ٹوٹ گئی ہین۔ اسلئے ابہی تفصیل موصول نہین ہوئی۔

ترنتارن مین ایک بنگلہ گر گیا۔ دربار صاحب ترنتارن کی چہت کو صدمہ پہنچا۔ یہان ۹ جانین ضایع ہوئی ہین اور ۷ آدمی زخمی ہوئے۔ ہر حصہ ملک سے پرائیوٹ تارین تباہی کی تصدیق کرتی ہین اور ابہی تفصیل کا انتظار ہر آن ہے۔

اس مہیب زلزلہ کا خیال کر کے ایک خیال ضرور مضبوط ہو جاتا ہے۔ کہ تقدیر ہندوستان کو نہایت درجون سے گذار رہی ہے۔ یہان قحط پڑتے ہین جسمین لاکہون جانین ضایع ہو جاتی ہین یہان طاعون ہے۔ جو لاکہون جانون کو چٹ کئے جاتا ہے۔ یہان ابہی تہوڑے ہی دن ہوئے بے مثال و درد سخت موسم سرما موجود تہا۔ اور اب ایک ایسے سخت بہونچال سے ملک کو مقابلہ کرنا پڑا ہے کہ جس نے ہزارون جانون کو قتل اور زخمی کرنے کے علاوہ کروڑون۔ اربون کی جائیداد تباہ کر دی ہے۔

پبلک [illegible]

زلزلہ کے خطوط

نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
امابعد گذارش آنکہ۔ آج تقریباً چھہ بجے صبح کے امرتسر مین سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ غالباً کوئی ایسا مکان ہوگا جو شکست وریخت سے بچ رہا ہو۔ ساڑھے دس بجے تک تقریباً ۸ زلزلے آئے لیکن ان سب مین پہلا زلزلہ ایسا سخت تھا کہ الامان۔ مین چونکہ شہر کے ایک غربی پہلو مین رہتا ہون اس لحاظ سے میرے جیسے شخص کیلئے ایسے حادثے کا فوٹو کھینچنا ایسے شہر مین محال ہے۔ لیکن تاہم ایسی ناگہانی حیرانی اور پریشانی مین جوکچھہ مجھکو محسوس ہوا وہ سخت عبرت کے لایق ہے۔ مین صبح کی نماز سے فراغت پاکر بالاخانے مین ہی قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ زلزلے کی دو متواتر جنبشین معلوم ہوئین۔ مین مضطربانہ باہر نکل آیا۔ اور مکان کے نیچے جانے والی صحن کی سیڑہیون کے بالائی سرے پر کھڑا ہو نیکو ہی تھا کہ نہایت شدت سے زلزلہ شروع ہوگیا۔ مکان اس کشتی کیطرح ہوگیا جو سمندر مین سخت طوفان مین ہچکولے کہا رہی ہے۔ مکان کبھی ایک پہلو پر جھکتا تھا کبھی دوسرے پر۔ سارے شہر مین ایکدم شور مچ گیا۔ اور تمام کوچہ و بازار مین دوڑا دوڑ اور بھاگو بھاگ کا کہرام مچگیا۔ مین بت کیطرح حیران یاؤن کہین جمتا نہین۔ ادہر زنان خانہ مین توبہ واستغفار کا نعرہ بلند ہو رہا ہے ادہر میری منزل مین گھر کے نوجوان بڑے اضطراب اور گھبراہٹ مین یارب یارب یااللہ یااللہ پکارتے ہوئے دروازے سے باہر کیطرف مایوسانہ میری طرف دیکھہ رہے ہین کہ کیا کرین مین ان سب کے درمیان ترسان ولرزان اپنی کشتی کی سلامتی کیواسطے اپنے مالک سے دعائین مانگتا جاتا ہون اور نوجوانون کو کہتا ہون کہ مکان کے باہر بھاگ جاؤ۔ اور اپنی جان بچاؤ۔ ادہر زنانون کو کہتا ہون کہ مکان چھوڑ دو۔ اور مکان کے سامنے کی پچھلی چھت پر جسطرح ہوسکے پہونچ جاؤ۔ کسی نے کہا دہان پردہ کیونکر ہو۔ بچون کی نانی نے کہا کہ جانین بچ رہین گی تو سب کچھہ ہے۔ نوجوان تو اشارہ پاتے ہی مکان کے باہر ہوگئے لیکن ننھے بچے خواب شیرین کی تلخکامی سے ناواقف اپنی بسترون مین سو رہے تھے۔ اور یہ آفت یا [illegible] زنانے مکان سے باہر ہونے کو ہوئے۔ اب [illegible] ہون کا جگانا اور بھگانا مشکل ہوگیا۔ ادہر مین ان لوگون کو ڈانٹ رہا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو بچونکو گھسیٹ کر لے بھاگو۔ ادہر مکان کے ہچکولے اور چھت کی لرزش پاؤن نہین جمنے دیتی تھی غرض افتان وخیزان یہ ناتوان گروہ بصد مشکل مکان کے باہر ہوا۔ شہر کیطرف دیکھتا ہون تو شور وفغان نالہ وفریاد کی پکار چارونطرف سے کانون کو بدحواس کر رہی ہے لوگ دوڑا دوڑ ڈہاب کی خالی زمین مین ٹھہر رہی ہے یا جوق درجوق شہر کے باہر ریدڈ کیطرف بھاگ رہے ہین مکانون کے بکھرنے اور منڈیرین پڑاخ پڑاخ سیٹ کر نیچے گر رہے ہین یا دیوارون کے ہوٹنے کے پٹاخے چل رہے ہین اور گرد وغبار کے بگولے ہوا مین معلق نظر آرہے ہین۔ یاالہی یہ زلزلہ ہے یا صبح قیامت ہے۔ مکان گورستان معلوم ہوتے ہین اور کہین مردون کی تصویر مین نفسی نفسی کا عالم ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ اسوقت دہریون کو بھی اس اعلےٰ اور برتر ہستی کا یقین آگیا ہوگا۔ جو مکانات سالہا سال سے آسایش کا ذریعہ تھے آن کے آن مین مصایب کا پہاڑ ہوگئے۔ اسوقت یہی معلوم ہو رہا تھا کہ اب جانون کا خاتمہ ہے۔ مگر جب یہ درد والم حد سے گذر گیا تو اوس شافی مطلق نے زمین اور اہل زمین اور اہل زمین کی تسکین بخشی اور جان مین جان آئی سنا جاتا ہے کہ تقریباً ۱۰ آدمی دب کر مرگئے۔ اور چوٹ کے صدمات سے بہت لوگ مجروح ہوئے۔ نسبتاً جو مکان کچے یا بوسیدہ اور کمزور تھے وہ بہ نسبت اونکے جو پختہ اور مضبوط تھے اچھے رہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ لمبی دیوارین ایکدوسری کی متوازی ٹکر کھاکر ٹوٹ گئین۔ یہ بھی سنا ہے کہ دربار صاحب کے تالاب کا پانی پیرو کھنے مقام سے تین سیڑہی نیچے تھا لیکن جب زلزلہ کے باعث سے پانی اچھلتا تھا تو پیرو کھنے کے مقام پر ایک ایک فٹ پانی ہوجاتا تھا۔ کوشش ہو رہی ہے کہ مسلمان بڑے مین جاکر نفل پڑہین۔ اور ہندو اپنے اپنے مقامات پر پوجا پاٹ مین مصروف ہون۔
حضور میرے اور میرے بال بچون کیواسطے دعا فرماوین کہ وہ ارحم الراحمین ہمکو صراط مستقیم کی ہدایت کرے۔ اور عاجز کی کشتی کو دنیا کی تیز وتند صرصرون سے محفوظ رکھے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔
خاکسار کرم الہی اسسٹنٹ سرجن سپیشل اسسٹنٹ شفاخانہ ڈہاب کھٹیکان امرتسر۔ مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء

نوٹ۔ دس بجے کے بعد بھی چند خفیف زلزلے محسوس ہوئے ہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مشفقی ومحبی جناب بھائی صاحب دام اقبالہ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ خیریت سے گہر تو پہونچ گیا تھا۔ مگر دوسرے دن چار تاریخ صبح چھہ بجے ایسا خطرناک زلزلہ آیا۔ کہ ہمارے دل کھینچے کو طیار تھے۔ ہمارے گھر مین خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے۔ شہر مین بہت سے مکانات گر گئے مین جو زمین پھٹ گئی ہے وہ مین نے بھی بچشم خود دیکھی ہے۔ ایک گاؤن جو اولکی یہان سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہان تمام مکانات ملیا میٹ ہوگئے ہین۔ اور چار سو کے قریب آدمی فنا ہوگئے ہین۔ باقی کا پتہ نہین۔ ایک جگہ سوجانپور دس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہان ایک مکان بھی نہین رہا سب زمین کے برابر ہوگئے ہین تقریباً تین سو کے قریب آدمی فنا ہوگئے۔ آٹا چاول نہین ملتا۔ لوگ فاقے مر رہے ہین۔ چند آدمی باقی ہین۔ ایک جگہ پالم پور یہان سے تیس کوس کے فاصلے پر ہے وہان مدرسہ۔ بورڈنگ تحصیل تھانہ۔ ہسپتال۔ کوٹھیان شہر کی عمارتین اسطرح غرق ہوگئی ہین۔ کہ گویا وہان کبھی آبادی بھی نہ تھی۔ وہان کا ہیڈماسٹر بھی مکان کے نیچے دب گیا تھا مگر لڑکون نے نکال لیا۔ مدرسہ کے چودہ لڑکے دب کر مرگئے ہین شہر مین دس پندرہ آدمیون کے سوا اور کسی کا پتہ نہین۔ پولیس کا پہرہ ہروقت لگا رہتا ہے۔ غرضیکہ مین کیا لکھون قیامت برپا ہے ہائے ہو کا شور ہرطرف سے کان مین پڑتا ہے ۲½ منٹ تک زلزلہ اسطرح رہا۔ کہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین الٹ کر ہمارے سر پر آپڑیگی۔ مین تو پہلے گہر سے باہر نکل گیا تھا۔ مگر شکر خدا کہ ہمارا مکان گرا نہین۔ حضرت صاحب کا الہام "موتا موتی لگ رہی ہے" خوب پورا ہوا ہے۔ مختصر الفاظ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ پہاڑی علاقہ بالکل ویران ہوگیا ہے مفصل پھر لکھونگا۔
الراقم طفیل حسین از نادون۔ ضلع کانگڑہ

بحضور جناب حضرت اقدس صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور بھاگسو کی بربادی کی عجیب حالت ہے۔ ہمارے محکمہ کے بابو وہان پر موجود تھے۔ کہتے ہین کہ جب تمام مکانات گر چکے۔ تو ایک دو آدمی نے آکر ہمکو زمین یعنے مکان کے نیچے سے آکر نکالا۔ بیان کرتے ہین وہان پر ایک چھوٹی سی نہر چلتی ہے یعنے کل پانی نہر اور ملکون کا خون ہوگیا ہوا تھا۔ ہندون کی لالہ دیوالی کا مندر وغیرہ سب کا سب فنا ہوگیا ہے حضرت جی! جو مکان ہندون کی پوجا کے اس ملک مین تھے فناہ ہوچکے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زلزلہ صرف بتونکی بربادی کے واسطے ہی کیا۔
مگر ہماری گورنمنٹ عادل کو بھی بہت نقصان پہونچا ہے کانگڑہ۔ بھاگسو دہرم سالہ۔ و پالم پور ونادون والمیو رلگر وٹہ وغیرہ مین اسقدر نقصان آدمیون اور مکانون کا ہوا ہے جسکو بالعدد بیان نہین کرسکتا
مرسلہ نیاز احمدی عبدالکریم ہڈ کارڈ ازکینی ڈاکخانہ نورپور ضلع کانگڑہ۔

عزیز نوازا۔ السلام علیکم۔ مین زلزلہ کے مختصر حالات ایک کارڈ مین لکھہ چکا ہون۔ اب مفصل لکھتا ہون جس روز زلزلہ آیا مین دورہ مین تھا۔ ایک قصوری والپسی کا حکم پہونچنے پر کل شام کو واپس گیا ہون برخوردار عبدالحمید خان اور غلام نبی ڈیرہ تھے ہم تینون بفضل خدا خیریت سے ہین۔ اور ڈیرہ مین عام طور پر خیریت گذری۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم تینون بخیریت زندہ موجود ہین ورنہ اور لوگون کے مقابلہ پر ہمارا کیا خاص حق تہا۔ اس ضلع کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ تحصیل کانگڑہ تحصیل پالم پور اور ایک حصہ تحصیل ہمیرپور و ڈیرہ کا بالکل تباہ ہوگیا ہے کلو ویلاج چونکہ الگ حصہ ضلع مین ہے اسلئے وہان کی اسوقت تک کوئی معتبر خبر معلوم نہین ہوئی۔ اور معلوم بھی کسطرح ہو ڈاک وتار اوسی روز سے بند ہے۔ ڈیرہ گوپی سے آگے ڈاک کا اسوقت تک کوئی انتظام نہین ہوا۔ نہ معلوم کلو ویلاج وریاست چمبہ وغیرہ مین جو یہان سے بھی زیادہ پہاڑی علاقہ ہے کیا کچھہ تباہی ہوئی ہوگی یہان سب کے حالات معلوم کرکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ ہزارون خاندان بالکل تباہ ہوگئے۔ لاکھون گھر ایک چشم زدن مین سطح زمین پر آرہے۔ دہرم سالہ یعنے بھاگسو مین کچھہ حصہ مکان خزانہ کے سوائے باقی ایک جھونپڑہ بھی نہین بچا۔ یورپین افسران مسٹر لیور نیٹ مسٹر ینگ مہتمم خزانہ۔ ڈسٹرکٹ جج (جس نے ایک دن پہلے چارج لیا تھا) مرگئے۔ چند یورپین فوجی افسران بھی طعمہ اجل ہوئے سیکڑون فوجی سپاہی مرگئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو بڑی خواہش سے سرد ضلع پسند کرکے سیالکوٹ سے تبدیل ہوکر آئے تھے اور اپنی بیوی اور بچون کو کانگڑہ مین چھوڑکر دورہ مین چلے گئے تھے خود تو بچ گئے مگر بیوی و بچے دب کر مرگئے۔ علاقہ پالم پور مین شاذ ونادر کوئی گھر بچا ہوگا جو گرانہ ہو۔ یہی حال تحصیل کانگڑہ و علاقہ جگتر تحصیل ڈیرہ وکچھہ حصہ تحصیل ہمیرپور کا ہے

ڈاکخانہ وتار گھر بجز سوائے ایک دو کلرک کے کوئی نہین بچا۔ ڈاک بے یار وانہ کرے تو کون کرے اور یہی حال تار کا ہے۔

لوگونکا پختہ ارادہ معلوم ہوتاہے کہ رات کو مکانات کے باہر شب باش ہون۔



اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفےٰ سارسا پریلا یعنے عجیب و غریب چہار جوہر

طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک کس جس کا ہر جوہر کے چاروں شیشی کی دواؤں گردے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوا کی بتکاست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کر استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور تندرست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر جزئیہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ بچش۔ اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتے ہیں۔ آتشک۔ سوزاک۔ رطوبت۔ خارش۔ داد۔ آلوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ بالابواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھا وغیرہ کی فسادات کو ہمیشہ کیلئے صاف کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین کبس میں مقفل کر کے معہ کنجی دکا غذ طریق استعمال خریدار کو مل جاتی ہیں قیمت فی کبس للعہ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا اور دافع قبض۔ ریاح و ہچکی۔ بھوک پیدا کرنیوالا اور خون صالح پیدا کر کے اس سے طاقت بخشنے والا اور کتنے ہی دلوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر کو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا ہے اور عورت و مرد کی توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے اولاد ون اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۶۴ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۔/۶ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجیئے اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھیئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ بچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد سر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات تیلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارش۔ داد و سفید داغ اور عورتوں کے خون جاری نہ ہونا۔ وبا کو اسکو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے دل اور دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اسکا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کیساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور نیا خون اور گوشت عموماً پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے اسکا نام اکسیر حیات رکھا گیا ہے کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہو کر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل اور دماغ اور گردہ یعنے اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے سریع التاثیر ہے قیمت فی کبس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ ؍ **گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنے روغن اوجاع** کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیا عرق النسا یا درد کمر یا درد شانہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ ؍ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنے سرمہ نوری۔** اصلی ممیرا اور اکسیر مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا گیا ہے۔ جالا۔ مالا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پربال۔ کھجلی۔ پانی بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ ککرے وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ؍ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن۔** دانت اور آنکھیں دونوں سے زندگی کا مزا ہے اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی عزت اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملکر پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کا کیڑے ہل اور سوڑھوں کے ورم اور درم اور بدبوئے دہن اور سوکھڑ و زبان کے مناخورے کے دفع کیلئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی کبس چار آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ؍ **علاوہ** ازین درد آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ بچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ رگ مثانہ۔ طحال۔ خارش۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ سوداد بہروں کی دوا۔ زخم پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کی تفصیل حالات معہ طریق استعمال و سرٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام اور پتہ تمام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس۔**

نوٹ ہمکو مندرجہ بالا دواؤں کے فروخت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ...

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

✱

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہوگئے۔ بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے۔ اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیا جاتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

کارخانہ کو بدنام کرنا ہے۔ سچائی کیلئے صرف ایک عمدہ ذریعہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے (سونا چاندی گولیان) جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ و باہ اور مصفی خون ہیں ہر جوان اور بوڑھوں کیلئے مفید اور محسن کی بے اعتدالیوں کیلئے اکسیر ہیں قیمت حبوب کامیں عا (نخل مراد) یہ ایک نہایت نفیس عمدہ قسم کی مٹھائی ہے جو کہ مشک و عنبر و مقویات اور ادویات و میوہ جات مخلوط کر کے تیار کی گئی ہے جو حلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے اور قوت دجریان و رعشہ احتلام وغیرہ کو دور کر کے چست و چالاک بنا دیتی ہے اور مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہے ان اعضاؤں کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے واسطے آزمائش کبس خورد ۱۲ خوراک ۱؍ بکس ان سطر ۲۰ خوراک عہ بکس کلاں جو ایک دن کو کافی ہے عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بب گدہ ضلع دہلی

ایک نظر ادھر بھی

✱

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔ ناگر تیل یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ نزلہ آنکھوں درد سر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔